

گھریلو مسائل

کے بارے میں

استاد شہید مطہری سے ۱۱۰ سوال

آیت اللہ شہید استاد مرتضیٰ مطہریؒ

شہید مطہری فاونڈیشن (پاکستان)
www.shaheedmutahhari.com

گھریلو مسائل

کے بارے میں

استاد شہید مطہری سے ۱۱۰ سوال

شہید مطہری فاونڈیشن لاہور پاکستان

نام کتاب گھریلو مسائل کے بارے میں
استاد شہید مطہری سے ۱۱۰ سوال

کمپوزنگ انس کمیونیکیشن لاہور 0300-4271066

ناشر شہید مطہری فاونڈیشن

زیرِ اہتمام ابوظہیر

ملنے کا پتہ:

معراج کمپنی

بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0321-4971214

محمد علی بک ایجنسی اسلام آباد

0333-5234311

فہرست

عرض ناشر.......................................14

مقدمہ...15

سوال نمبر 1: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ انسانوں کے اصلی حقوق کی شناخت کے لئے تنہا با استعداد مرجع کون سی چیز ہے؟..........21

سوال نمبر 2: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ فطری اور طبیعی حقوق کی پیدائش کا اصل سرچشمہ کیا ہے؟...................................21

سوال نمبر 3: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا ہمیں مختلف قدرتی صلاحیتوں کا سامنا ہے یا یکساں صلاحیتوں کا؟...22

سوال نمبر 4: آپ کی نظر میں گھریلو حقوق کی بنیاد اور جڑ کو کس چیز میں تلاش کرنا چاہئے؟...22

سوال نمبر 5: گھریلو حقوق کے علاوہ افراد کے سماجی حقوق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟...22

سوال نمبر 6: آپ کی نظر میں سماجی زندگی میں انسان اور حیوان کے درمیان فرق کس عامل کی وجہ سے ہے؟ آپ کی رائے میں یہ قرارداد ہے یا نہیں؟...........23

سوال نمبر 7: آپ کی رائے میں کیا ''مرد اور عورت کے گھریلو حقوق کی مشابہت'' اور ''مساوی حقوق'' ایک جیسے ہیں یا ان کے درمیان آپس میں تفاوت ہے؟.......23

سوال نمبر 8: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ انسان کی گھریلو زندگی کیوں سو فیصد طبیعی اور قدرتی ہے؟..24

سوال نمبر 9: یہ بتائیں کہ کیا انسان تمام مختلف ادوار میں صاحب خاندان رہ چکا ہے یا یہ کہ خاندان کا نظام کسی ایک خاص زمانے سے شروع ہوا ہے؟............24

سوال 10 : آپ کی رائے میں انسانی زندگی کی ابتدا میں ''مالکیت'' کیوں اشترا کی پہلو رکھتی تھی؟..25

سوال نمبر 11: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ سوشلسٹ لوگ مرد اور عورت کے تعلقات کو کتنے دور میں تقسیم کرتے ہیں؟..............................25

سوال نمبر 12: مرد اور عورت کی پیدائش کے سلسلہ میں الیکسس کارل کا کیا نظریہ ہے؟ کیا اس نے بھی مرد اور عورت کی خلقت کو متفاوت ذکر کیا ہے؟.........25

سوال نمبر 13: یہ بتائیں کہ قانون خلقت نے مرد اور عورت کے درمیان کیوں یہ اختلاف اور تفاوت رکھا ہے؟..............................26

سوال نمبر 14: آپ کی نظر میں مرد اور عورت کے درمیان یہ اختلاف اور فرق، ان کے لئے عیب مانا جاتا ہے یا کمال؟..............................26

سوال نمبر 15: آپ کی نظر میں کیا افلاطون کا یہ نظریہ صحیح ہے کہ عورتیں بھی مردوں کے کام سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں؟..............................27

سوال نمبر 16 : آپ کی نظر میں کیا ارسطو مرد اور عورت کے درمیان اختلاف اور تفاوت کو کمی جانتا ہے یا کیفی؟..............................27

سوال نمبر 17: مرد اور عورت کی جنسی ضرورتوں کے سلسلہ میں وضاحت کریں اور یہ بتائیں کہ کیا وہ ایک دوسرے کی تکمیل کر سکتے ہیں؟..............28

سوال نمبر 18: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ ایسی کون سی چیز ہے کہ جس کی وجہ سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے عاشق ہو جاتے ہیں؟ اور نیز یہ کہ انسان کس چیز کے باعث

کسی چیز کو پسند کرتا ہے اور اسے چاہتا ہے؟..................... 28
سوال نمبر 19: یہ بتائیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے پیوند کا باعث شہوت اور جنسی خواہش ہے، تو کیا ان کا یہ نظریہ صحیح ہے؟.................. 28
سوال نمبر 20: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ عورت کا مہر خود اسی سے متعلق ہے یا کوئی دوسرا شخص بھی اس سے بہرہ مند ہو سکتا ہے؟......................... 29
سوال نمبر 21: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ مہر اور عورت کے تعلقات پر کیا اثر ڈالتا ہے؟ اور نیز یہ بتائیں کہ قانون عشق کیا ہے؟..................... 29
سوال نمبر 22: آپ کی نظر میں جنس ''نر'' ہمیشہ طالب اور چاہنے والا کیوں ہوتا ہے؟ کیا جنس ''مادہ'' بھی اس حالت کا حامل ہو سکتا ہے؟.................... 30
سوال نمبر 23: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا عورتیں اپنے آپ کو مرد کے اختیار میں دینے کے بعد عزت و احترام حاصل کرتی ہیں یا نہیں؟................ 30
سوال نمبر 24: مہربانی کر کے عورتوں کے مہر کے بارے میں قرآن کریم کی نظر بیان فرمائیں؟.. 31
سوال نمبر 25: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ جنس نر کو کیوں اتنا محتاج بنایا گیا ہے؟ کیا یہ اس لئے تو نہیں کہ مرد اپنی طاقت اور توانائی کا ناجائز استعمال نہ کر سکے؟....... 31
سوال نمبر 26: آپ کی نظر میں کیا مغربیوں نے گھریلو نظام میں حقوق کی برابری کی رعایت کی ہے؟.................................... 31
سوال نمبر 27: زمان جاہلیت کے رسم و رواج کے سلسلے میں اپنی رائے بیان فرمائیں، کیونکہ وہ لوگ مہر کو معاوضہ کے طور پر ماں باپ کو دے دیا کرتے تھے؟........ 32
سوال نمبر 28: مہربانی کر کے دور جاہلیت میں پائی جانے والی زوجیت کی میراث کی رسم کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟.......................... 32
سوال نمبر 29: یہ فرمائیں کہ مرد اور عورت جو مال و دولت کسب کرتے اور کماتے ہیں،

کیا وہ اس کے مالک ہوتے ہیں؟ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟..........33
سوال نمبر 30: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں عورت کے میراث کا حقدار بننے کی بات کہی گئی ہے؟..........33
سوال نمبر 31: مہربانی کر کے اسلام میں نان ونفقہ اور اس کی اقسام کے سلسلہ میں وضاحت بیان فرمائیں؟..........34
سوال نمبر 32: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا مرد اس بہانہ سے کہ وہ عورت کے تمام اخراجات اٹھاتا ہے، اس کا استحصال کر سکتا ہے؟..........34
سوال نمبر 33: مرد اور عورت کے حقوق کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟ اور کیا اس مسئلہ میں اسلام نے مرد کی طرف داری کی ہے یا عورت کی؟..........35
سوال نمبر 34: یہ بتائیں کہ کیوں بعض مرد لوگ بہت زیادہ محنت ومشقت اور زحمتوں کے بعد اپنا کمایا ہوا پیسہ اپنی بیوی کے حوالہ کر دیتے ہیں؟..........35
سوال نمبر 35: مہربانی کر کے مادر شاہی کے متعلق اپنی رائے بیان فرمائیں اور یہ بتائیں کہ اس دوران مرد کو زیادہ نقصان پہونچا ہے یا عورت کو؟..........36
سوال نمبر 36: آپ کی نظر میں میراث سے عورتوں کو محروم کر دئے جانے کی بنیادی علت کیا ہے؟..........36
سوال نمبر 37: منھ بولے بیٹے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور کیا قدیم ایران میں یہ رسم پائی جاتی تھی؟..........36
سوال 38: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ عربوں کی ایک رسم ''ہم پیمانی'' کی رسم تھی، مہربانی کر کے اس سلسلہ میں قرآن کی نظر بیان فرمائیں؟..........37
سوال 39: مہربانی کر کے مرد اور عورت کے میراث اور اسی طرح بھائی اور بہن کے میراث کے سلسلہ میں قرآن کریم کی کیا نظر ہے؟..........37
سوال 40: آپ کی نظر میں اسلام نے مرد کے مقابلے میں عورت کی میراث کو کیوں

آدھا ہی رکھا ہے؟........................37

سوال 41: آپ کی نظر میں آج کے مقابلے میں گذشتہ زمانے میں طلاق کا اعداد و شمار کیوں اتنا کم تھا؟........................38

سوال نمبر 42: پوری دنیا میں طلاق کے رسم و رواج کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟........................38

سوال نمبر 43: آپ کی نظر میں بعض لوگ کیوں ایسا سوچتے ہیں کہ اگر شادی بیاہ کے رشتے تجدد اور تبدیلی کی صورت میں ہوں تو اس سے زیادہ لذت ملتی ہے؟......38

سوال نمبر 44: شادی بیاہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے اور کیا طلاق ہمیشہ شادی کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے؟........................39

سوال نمبر 45: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق مرد کو ہے یا عورت کو؟ اور نیز یہ بتائیں کہ کیا اسلام کی نظر میں طلاق کا حق مرد کو ہونا چاہئے یا عورت کو؟......39

سوال نمبر 46: کیا آپ کی نظر میں تمام مشکلات کو قانون بنانے سے حل کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں اسلام کی نظر بھی یہی ہے؟........................40

سوال نمبر 47: طلاق کے بارے میں اسلام کی نظر کیا ہے؟............40

سوال نمبر 48: آپ کی نظر میں کچھ مردوں کی یہ حرکت کہ ہمیشہ ایک عورت کے ساتھ شادی کرتے اور پھر جلدی اسے طلاق دیتے ہیں، کس چیز سے شباہت رکھتی ہے؟..40

سوال نمبر 49: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ ہمارے دینی راہنماؤں نے مسئلہ طلاق میں کیسا رویہ اپنایا؟........................41

سوال نمبر 50: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ شہری میں واحد قدرتی قانون کیا (CIVIL SOCIETY) سماج ہے؟........................41

سوال نمبر 51: مہربانی کر کے اسلام میں شادی بیاہ کے قدرتی نظام کی رعایت کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیں؟........................42

سوال نمبر 52: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ اسلام کی نظر میں عورت کے لئے توہین اور حقارت کی حد کیا ہے؟......................42
سوال نمبر 53: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ مرد اور عورت کی گھریلو زندگی کس چیز سے وابستہ ہے؟......................43
سوال نمبر 54: مرد اور عورت کے فرق کو مختصر طور پر بیان فرمائیں؟........43
سوال نمبر 55: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا گھریلو فریضہ، دینی اور سماجی فرائض کے جیسا ہے؟......................43
سوال نمبر 56: یہ بتائیں کہ کیا گھریلو نظام میں مساوات اور برابری سے بڑھ کر بھی کوئی مسئلہ ہے؟ اور کیا اسلام نے اس مسئلہ کو حل کر دیا ہے؟...............44
سوال نمبر 57: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ عورت کے جذبات اور احساسات کا سرچشمہ کیا ہے؟ اور کیا یہ جذبات اور احساسات بچوں اور ان کی تربیت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں؟......................44
سوال نمبر 58: یہ بتائیں کہ مرد اور عورت اور ان کے تعلقات کے درمیان کس طرح کی صلح و آشتی ان کی سعادت و نیک بختی کا باعث بنتی ہے؟..............45
سوال نمبر 59: سیاسی، سماجی اور گھریلو صلح و دوستی کے بارے میں اپنی رائے بیان فرمائیں اور کیا یہ سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں یا یکساں ہیں؟...........45
سوال نمبر 60: آپ کی نظر میں کیا اسلام، طلاق کو تاخیر میں ڈالتا ہے؟ کیا یہ دوسری مشکلات پیدا ہونے کا سبب تو نہیں بنتا؟......................45
سوال نمبر 61: مہربانی کر کے آپ ان فیصلوں کے بارے میں اپنی رائے بیان فرمائیں کہ جو طلاق کے لئے لئے جاتے ہیں؟ کیا آپ کی نظر میں ان میں سے اکثر فیصلے غلط نہیں ہیں؟......................46
سوال نمبر 62: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا قانونی عدالتیں دفتر طلاق کے مسئولین

کو طلاق جاری کرنے سے روک سکتی ہیں؟............46
سوال نمبر 63: کیا آپ کی نظر میں طلاق کا مسئلہ عورت کے اقتصادی عدم استقلال سے مربوط ہے؟............47
سوال نمبر 64: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ اسلام نے طلاق کا حق مرد ہی کو کیوں دیا ہے؟ کیا یہ عورت کے حق میں ناانصافی نہیں ہے؟............47
سوال نمبر 65: کیا آپ کی نظر میں طلاق ایک قسم کی رہائی اور شادی بیاہ ایک طرح کا قبضہ ہے؟............48
سوال نمبر 66: کیا آپ کی نظر میں عقد ضروری ہے؟ اور کیا دونوں طرف میں سے کوئی ایک اس کو توڑ سکتا ہے؟............48
سوال نمبر 67: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا حق طلاق، عقد و بیاہ کے لازمی ہونے سے منافات رکھتا ہے یا نہیں؟............48
سوال نمبر 68: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا طلاق کی روک تھام کے لئے دوسری اقوام میں بھی قوانین مرتب کئے گئے ہیں یا نہیں؟............49
سوال نمبر 69: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق کیوں مرد کو ایک طبیعی حق کے طور پر دیا گیا ہے؟............49
سوال نمبر 70: طلاق قضائی کی وضاحت کریں؟............50
سوال نمبر 71: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو کیا وہ طلاق دینے کے وقت تک اسے ایسے ہی چھوڑ سکتا ہے کہ اس کے اخراجات بھی ادا نہ کرے؟......50
سوال نمبر 72: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ معمول کے مطابق طلاق کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟............51
سوال نمبر 73: طلاق کے بارے اسلام کیا کہتا ہے؟ کیا یہ نظریہ دقیق ہے؟...52
سوال نمبر 74: مہربانی کر کے طلاق کے سلسلہ میں زوجین کے حقوق سے متعلق

وضاحت فرمائیں اور اس سلسلہ میں قرآن کی نظر بھی بیان کریں؟............52
سوال نمبر 75: یہ بتائیں کہ کیا خداوند عالم نے شادی کے سلسلہ میں مردوں سے یہ اعتراف لیا ہے کہ وہ عورت کی خوب دیکھ بھال کریں؟....................53
سوال نمبر 76: کیا آپ کی نظر میں اسلام نے خودخواہ اور زبردستی کرنے والے مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ نامناسب سلوک روا رکھنے کی اجازت دی ہے؟...........54
سوال نمبر 77: جنسی کمیونزم (آزاد جنسی تعلق) سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟54
سوال نمبر 78: مہربانی کر کے چند شوہری نظام پر ہونے والے بنیادی اعتراض کو بیان فرمائیں؟..............................55
سوال نمبر 79: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ متعدد بیویوں اور چند ہمسری کا رواج کیا دوسرے اقوام و مذاہب میں بھی ملتا ہے؟........................56
سوال نمبر 80: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا اسلام نے چند بیویاں رکھنے کے قانون کو پوری طرح ختم کر دیا ہے؟..........................56
سوال نمبر 81: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اسلام نے زوجات کی تعداد کو کیوں مشخص اور معین کر دیا؟ کوئی خاص علّت؟..........................57
سوال نمبر 82: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ گھریلو تعلقات اور میاں بیوی کے رشتہ میں زور زبردستی کا مسئلہ صحیح ہے یا نہیں؟.......................57
سوال نمبر 83: مہربانی فرما کر چند شوہری نظام کے شکست کے اسباب و عوامل کو بیان فرمائیں؟......................................57
سوال نمبر 84: یہ بتائیں کہ اسلام نے مردوں کو چند بیویاں رکھنے کی اجازت تو دیدی لیکن عورتوں کو چند شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟.........58
سوال نمبر 85: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ عورتیں چند شوہر ہونے سے کیوں نفرت کرتی ہیں؟.................................59

سوال نمبر 86: جنسی اشتراکیت کے بارے میں کچھ بتائیں؟............59

سوال نمبر 87: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا چند بیویاں ہونا مرد کے لئے امتیاز مانا جاتا تھا؟..............................59

سوال نمبر 88: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں کتنے عناصر دخل انداز ہوتے ہیں؟..............................60

سوال نمبر 89: مہربانی فرما کر چند بیویاں رکھنے کی اچھائیاں اور برائیاں بیان فرمائیں؟..............................60

سوال نمبر 90: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویاں رکھنے کی رسم میں جغرافیائی علل واسباب کا بھی کچھ رول ہے؟....................61

سوال نمبر 91: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا مشرق زمین میں چند بیویوں سے متعلق ان مغربی لوگوں کے خیالات صحیح ہیں؟....................61

سوال نمبر 92: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویاں رکھنے کا قانون توریت اور دین مسیح میں بھی آیا ہے یا نہیں؟....................62

سوال نمبر 93: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ مذکر اور مونث کے اعتبار سے مردم شماری کس قدر قانون بنانے میں اثر انداز ہوتی ہے؟..............62

سوال نمبر 94: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ باوجود اس کے کہ لڑکوں کی پیدائش لڑکیوں سے زیادہ ہے لیکن پھر بھی شادی کے لئے آمادہ اور بالغ لڑکیوں کی تعداد کیوں اتنی زیادہ ہے؟..............................63

سوال نمبر 95: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویوں کے مسئلہ کی مغربی ممالک اور گرجا گھروں نے حمایت کی ہے یا نہیں؟..............63

سوال نمبر 96: یہ فرمائیں کہ کیا مردوں کے جان لیوا حوادث عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں کہ جس کی وجہ سے بالغ غیر شادی شدہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے یا نہیں،

کچھ دوسرے اسباب وعلل ہیں؟ اس بات کی علت کیا ہے؟..............64

سوال نمبر 97 : مہربانی فرما کر شادی شدہ زندگی کے بارے میں وضاحت فرمائیں نیز یہ کہ کیا یہ مرد اور عورت کا قدرتی حق ہے؟...................64

سوال نمبر 98 : عورتوں کی شادی اور بے باپ اولاد کی پیدائش کے سلسلہ میں بر ٹرانڈ راسیل کے نظریہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟..........65

سوال نمبر 99 : مہربانی فرما کر چند بیویوں کے نظام کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟..65

سوال نمبر 100 : مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا برطانیہ میں بھی متعدد بیویاں رکھنے کا رواج پایا جاتا ہے کہ نہیں؟.....................66

سوال نمبر 101 : بعض فلسفی حضرات کے اس بیان سے متعلق کہ مرد کو چند ہمسری پیدا کیا گیا ہے، آپ کی کیا رائے ہے؟....................66

سوال نمبر 102 : یہ بتائیں کہ کیا ہم مرد اور عورت کے انسانی حقوق کی برابری کو ان کے حقوق و وظائف کی برابری کے لئے بہانہ قرار دے سکتے ہیں؟...........67

سوال 103 : کیا اسلام اس نظریہ کا کہ ''مرد کی نفسیات ایک بیوی میں محدود ہونے سے ناساز گار ہے'' مخالف ہے؟..........................67

سوال نمبر 104 : مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اجتماعی ماحول میں کون سی چیزیں خیانت کا سبب اور باعث بن جاتی ہیں؟..........................68

سوال نمبر 105 : کیا آپ کی نظر میں اسلامی مشرق میں متعدد بیویوں کا رواج ایک ہمسری کے نظام کی بقاء کا موجب ہے؟..........................68

سوال نمبر 106 : آپ اس بیسویں صدی عیسوی میں چند ہمسری (متعدد بیویوں کے نظام) کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟..........................69

سوال نمبر 107 : مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کی سعادت اور خوش بختی کن

عوامل کے مرہون منت ہے؟.................................69
سوال نمبر 108 : مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے تعلقات میں کون سی چیز
زیادہ مؤثر کردار ادا کراتی ہے؟.................................70
سوال 109 :۔سوت یا سوکن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟.......70
سوال 110 :۔آپ کی نظر میں سب سے بہترین انسانی فضیلت کیا ہے اور کس طرح
اسے بروئے کار لایا جا سکتا ہے؟.................................71
معروضی سوالات.................................73 تا 80

عرض ناشر

تعریف اس خدا کے لئے جو ہمارا خالق و مالک ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے اور جو تعریف اور عبادت کے لائق ہے، درود ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر جو ہماری رہنما ہے۔

شہید مطہری کے موضوعات پر کام جاری و ساری ہے اور اس میں ہر دن ترقی ہو رہی ہے اور اس سلسلہ کو جاری رکھنے میں خدا کی رحمت اور آپ کی دعاوں کا بہت بڑا عمل ہے انتہائی مسرت ہے کہ استاد شہید کی کتب میں سے انتہائی محنت اور عرق ریزی کے بعد مختصر اور جامع انداز میں عام قارئین کے لئے سوال و جواب کی صورت میں مختلف موضوعات پر کام جاری ہے اور اسی سلسلہ میں سے سوالات اور ان کے جوابات پیش خدمت ہیں، جو طلباء کے لئے خاص اہمیت کے حامل ہوں ہیں۔

سوال و جواب کا یہ سلسلہ مختلف ایرانی ویب سائٹ سے لے کر آپ کے استفادہ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے، آپ سے التماس ہے کہ ان مسودات کو مہیا کرنے اور تالیف کرنے والوں کے ساتھ ہماری پوری ٹیم کو اپنی دعاؤں یاد رکھا جائے تا کہ یہ سلسلہ جاری رہ سکے۔

شہید مطہری فاونڈیشن کے تحت شائع ہونے والی تمام کتب ہماری ویب سائٹ www.shaheedmutahhari.com پر استفادہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

مقدمہ

جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں کہ میاں بیوی ایک گھر کو تشکیل دینے میں اصلی بنیاد ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنا از حد ضروری ہے۔

شوہر پر بیوی کے حقوق

1۔ معمول کے مطابق غذا فراہم کرے۔

۲۔ عورت کی شان کے مطابق مناسب کپڑے فراہم کرے۔

۳۔ گھر کے ضروری وسائل اور امکانات فراہم کرے۔

۴۔ عورت کی سماجی منزلت وحیثیت اور شان کے مطابق مناسب گھر کا بندوبست کرے۔

۵۔ اگر جہالت اور بے خبری میں عورت سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تو مرد اسے بخش دے۔

۶۔ عورت کے ساتھ نیک سلوک اور خوش روئی سے پیش آئے۔

۷۔ احکام اور اعتقادی مسائل کی اسے تعلیم دے۔

۸۔ چار مہینہ میں کم از کم ایک بار اس کے ساتھ ہم بستری کرے۔

اسی طرح بیوی پر شوہر کے حقوق اس طرح ہیں:

بیوی پر شوہر کے حقوق

۱۔شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلنا۔

۲۔شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دینا، نذر نہ کرنا یا قسم نہ کھانا۔

۳۔جب بھی شوہر چاہے تو اس کی خواہشات پوری کرنا۔

۴۔اپنے آپ کو ان تمام چیزوں سے پاک وصاف کرنا کہ جو شوہر کی جنسی لذات سے نفرت کا باعث بنتی ہیں۔

۵۔اگر شوہر چاہے اور اسے پسند ہو تو زینت کرنا اور اپنے آپ کو سجانا۔(احکام روابط زن وشوہر سید مسعود معصومی)

لہٰذا یہ بات قطعی ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے مقابلے میں کچھ ایک ایسے وظائف کے عہدہ دار ہیں کہ جن کی انہیں رعایت کرنا ضروری ہے ورنہ وہ گناہ کے مرتکب قرار پائیں گے۔مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر سکون و آرام حاصل کرتے ہیں۔خداوند عالم فرماتا ہے کہ:

> ’’پروردگار عالم کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہاری زوجہ پیدا کی تا کہ تمھیں اس کے ساتھ رہ کر سکون مل جائے۔‘‘

اس وقت ہمارے سماج میں عورتیں اپنے شوہروں کے شانہ بہ شانہ دینی اور دنیاوی امور میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں اور اپنی زندگی کو نہایت آرام و آسائش کے ساتھ جاری رکھنے کا باعث بنتی ہیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

> ’’تین چیزوں میں مومن کے لئے آرام وسکون ہے کہ جن میں سے ایک وہ لائق عورت ہے کہ جو اسے دنیا (کے کاموں میں

مددگار ثابت ہو۔'' [1]

مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے لئے بہترین امانت دار ثابت ہونے چاہئیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے فرمایا:

''جب میں کسی مسلمان کو دنیا و آخرت کی نیکی عطا کرنا چاہتا ہوں تو اسے متواضع اور باخیال دل، ذکر کرنے والی زبان، صابر بدن اور باایمان عورت عطا کرتا ہوں۔''

اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے حقوق سے آگاہ ہوں اور ان کی رعایت کریں تو یقیناً ایسے سکون و چین سے مال مال ہوں گے کہ جہاں طائر تصور بھی پرواز نہ کر سکے۔ ایک اور مسئلہ کہ جو میاں بیوی کے پیوند کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے، تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ صاحبان تقویٰ مرد وہ لوگ ہیں کہ جو لقمۂ حلال حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہیں اور عزت نفس کے مالک ہوتے ہیں۔ باتقویٰ اور پرہیزگار مرد وہ لوگ ہیں جو ہر کام میں زیادتی اور کوتاہی دونوں سے پرہیز کرتے ہیں اور ہمیشہ میانہ روی اور اعتدال پسندی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ باتقویٰ اور پرہیزگار عورتیں بھی پاکدامنی کی حفاظت کرتی ہیں اور اپنے شوہر کی اطاعت کر کے خداوند عالم کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کر لیتی ہیں۔

کتاب شریف ''بحار الانوار'' میں آیا ہے کہ:

۱۔ گھر کا سرپرست اپنے گھر والوں کو خدا کی طرف دعوت دے۔

۲۔ فقہی اور اخلاقی احکام کو اپنے گھر والوں کو سکھائے۔

۳۔ گھر کے افراد کو برائیوں سے دور رکھے۔

۴۔ گھر کے افراد کو نیک کاموں کی دعوت دے۔ قرآن مجید میں بھی اسی طرح کی آیات موجود ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ:

---

[1] کافی، ج ۵، ص ۲۲۸

۱۔اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔[۱]

۲۔جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں کی گردنوں پر ہیں، عورتوں کے حقوق اس سے بھی نیک انداز میں (مردوں کی گردنوں پر ہیں۔)[۲]

۳۔جو چیزیں ہم نے مردوں پر ان کی بیویوں سے متعلق واجب کی ہیں، ان کو ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔[۳]

اسحاق، عمار سے کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ:

شوہر پر بیوی کے کون سے ایسے حقوق ہیں کہ جن کو اگر مرد پورا کردے تو وہ نیک اور محسن بن جاتا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اسے مناسب غذا دے کر سیر کرے، اس کے لئے لباس فراہم کرے اور اگر اس نے کوئی جاہلانہ کام انجام دیا تو اسے بخش دے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

امین وحی (جبرئیل) نے عورت سے متعلق اتنی سفارش کی کہ میں سمجھا عورت کو زنا کے علاوہ کسی بھی صورت میں طلاق دینا جائز نہیں ہے۔

اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

---

[۱] سورۂ النساء:۱۹

[۲] سورۂ بقرہ:۲۲۸

[۳] سورہ احزاب:۵۰

اس شخص پر خداوند عالم کی رحمت ہو کہ جس نے اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان تمام کاموں کو بحسن وخوبی انجام دیا، کیونکہ خداوند عالم نے عورت کا صاحب اختیار مرد کو بنا دیا ہے اور شوہر کو اس کا سرپرست قرار دیا ہے۔

اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

جو شخص اپنے اہل وعیال کے حقوق کو ضائع کرتا ہے وہ خدا کی رحمت سے دور رہتا ہے۔

ہم اس کتاب میں گھریلو مسائل سے متعلق بحث کریں گے اور میاں بیوی کے درمیان پیش آنے والے مسائل کو اپنی توجہ کا مرکز بنائیں گے اور اس سلسلہ میں حضرت آیت اللہ مرتضیٰ مطہری سے اپنے سوالات پوچھیں گے۔

یہ سوالات آیۃ اللہ شہید مرتضیٰ مطہری کی کتاب

''گھریلو حقوق کے فطری منابع وماخذ'' سے لئے گئے ہیں۔

سوال نمبر ۱: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ انسانوں کے اصلی حقوق کی شناخت کے لئے تنہا با استعداد مرجع کون سی چیز ہے؟

جواب: ظاہر سی بات ہے کہ انسانوں کے اصلی حقوق کی شناخت کے لئے تنہا با صلاحیت مرجع خلقت و کائنات کی گراں قدر کتاب ہے۔ اس عظیم کتاب کے صفحوں اور سطروں کی طرف رجوع کرنے سے انسانوں کے مشترکہ حقوق اور میاں بیوی کے ایک دوسرے کے تئیں حقوق کا نظام معلوم ہو جاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بعض سادہ لوح افراد کسی بھی صورت میں اس مرجع کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتے ہیں۔ ان افراد کی نظر میں تنہا با صلاحیت مرجع لوگوں کی ایک ایسی جماعت ہے کہ جو انسانی حقوق کے اعلانیہ کو تدوین کرنے میں شریک تھے۔

سوال نمبر ۲: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ فطری اور طبیعی حقوق کی پیدائش کا اصل سرچشمہ کیا ہے؟

جواب: ہمارے خیال میں فطری اور طبیعی حقوق تبھی سے وجود میں آئے کہ جب قادر مطلق نے اپنی روشن بینی اور ایک خاص ہدف کے تحت تمام موجودات کو ان کمالات کی طرف حرکت دی کہ جن کی استعداد اور صلاحیت ان کے وجود میں پائی جاتی تھی۔ ہر ایک فطری استعداد و صلاحیت، ایک ''فطری حق'' کا سرچشمہ ہے اور اس کے لئے ایک ''فطری دستاویز'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً انسان کا بچہ اسکول جانے اور سبق پڑھنے کا حق رکھتا ہے لیکن بھیڑ بکری کا بچہ اس بات کا حقدار نہیں بنتا کیوں؟ کیونکہ انسان کے بچہ میں سبق پڑھنے اور عقلمند بننے کی صلاحیت اور استعداد پائی جاتی ہے لیکن بھیڑ بکری

کے بچہ میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا ہمیں مختلف قدرتی صلاحیتوں کا سامنا ہے یا یکساں صلاحیتوں کا؟

جواب: قدرتی صلاحیتیں مختلف ہیں۔ خالق کائنات نے موجودات کی ہر ایک قسم کو اپنے ایک مخصوص مدار میں قرار دیا ہے اور اس کی سعادت بھی اسی میں قرار دی ہے کہ وہ اپنے ہی مدار میں حرکت کرے۔ مالک کائنات نے یہ کام ایک خاص ہدف و مقصد کے تحت انجام دیا ہے اور ان دستاویزوں اور صلاحیتوں کو بے خبری، عدم واقفیت اور اتفاقی و حادثاتی طور پر مخلوقات کے اختیار میں نہیں دیا ہے۔

سوال نمبر ۴: آپ کی نظر میں گھریلو حقوق کی بنیاد اور جڑ کو کس چیز میں تلاشکرنا چاہئے؟

جواب: گھریلو حقوق کی اساس اور جڑ کو دوسرے سارے قدرتی حقوق کی طرح ہمیں طبیعت اور قدرت ہی میں تلاش کرنا چاہئے۔

عورت اور مرد کی قدرتی صلاحیتوں اور مختلف طرح کی دستاویزوں کہ جو دست خلقت نے ان کے سپرد کی ہے، سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا مرد اور عورت کے حقوق اور ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۵: گھریلو حقوق کے علاوہ افراد کے سماجی حقوق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: گھریلو حقوق کے علاوہ سماجی حقوق یعنی عظیم معاشرہ کے وہ حقوق کہ جو انسان لوگ گھریلو ماحول سے باہر ایک دوسرے کے تئیں پورا کرنے کے حقدار بنتے ہیں، کے اعتبار سے لوگ یکساں اور مساوی ہیں۔ البتہ یہی اولین قدرتی اور طبیعی حقوق کی برابری ان کو آہستہ آہستہ کسبی حقوق کے اعتبار سے ایک نا برابری جیسی حالت میں قرار دیتے ہیں یعنی کام کرنے کا حق سب کو برابر جیسا ہے اور زندگی کی دوڑ کے مقابلے میں

سب لوگ شرکت کر سکتے ہیں لیکن چونکہ اب یہاں پر ذمہ داری نبھانے کا مسئلہ سامنے آتا ہے اور سب لوگ اس دوڑ کے مقابلے میں ایک جیسا رتبہ اور مقام حاصل نہیں کر سکتے ہیں اور بعض لوگ صلاحیتوں سے مالا مال ہیں اور بعض کم صلاحیت رکھتے ہیں، بعض لوگ بہت زیادہ کام کرتے اور بعض کاہلی کر کے کم کام کرتے ہیں تو اب یہاں پر اگر ہم ان کے اولین طبیعی اور قدرتی حقوق کی طرح ان کے کسبی حقوق کو بھی برابر اور مساوی قرار دینا چاہیں تو ہمارا یہ کام ظلم وزیادتی کے علاوہ کچھ اور نہیں کہلائے گا۔

سوال نمبر ٦: آپ کی نظر میں سماجی زندگی میں انسان اور حیوان کے درمیان فرق کس عامل کی وجہ سے ہے؟ آپ کی رائے میں یہ قرارداد ہے یا نہیں؟

جواب: حیوانوں کی اجتماعی زندگی جیسے شہد کی مکھی کا انسانوں کی اجتماعی زندگی کے ساتھ یہی فرق ہے کہ حیوانوں کی زندگی کا نظام سو فیصد قدرتی اور طبیعی ہے۔ قدرت نے ان کے کاموں، عہدوں اور ذمہ داریوں کو خود ہی ان کے درمیان تقسیم کر دیا ہے، لیکن انسان کی اجتماعی زندگی اس طرح کی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض دانشوروں نے ایک دم اس قدیم فلسفی نظریہ کو مسترد کر دیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ:

''انسان قدرتی طور پر اجتماعی مخلوق ہے۔'' اور اس کے برعکس ان لوگوں کا ماننا ہے کہ انسانی سماج سو فیصد

''قراردادی اور معاہداتی'' ہے۔

سوال نمبر ۷: آپ کی رائے میں کیا ''مرد اور عورت کے گھریلو حقوق کی مشابہت'' اور ''مساوی حقوق'' ایک جیسے ہیں یا ان کے درمیان آپس میں تفاوت ہے؟

جواب: مرد اور عورت کے گھریلو حقوق کی مشابہت کہ جسے غلطی سے ''حقوق کی برابری'' کا نام دیا گیا ہے، بھی اسی مذکورہ قراردادی مفروضہ کے تحت ہے۔ اس مفروضہ کے مطابق چونکہ مرد اور عورت ایک جیسی صلاحیتوں، یکساں ضرورتوں اور ایک جیسی حقوقی دستاویزوں کہ جو قدرت اور طبیعت نے ان کے اختیار میں دے دی ہیں، کے ساتھ گھریلو

زندگی میں شرکت کرتے ہیں لہٰذا گھریلو حقوق بھی یکسانیت، برابری اور مساوات کی بنیاد پر تدوین کئے جانے چاہئے۔ دوسرا مفروضہ اور نظریہ یہ ہے کہ جی نہیں! مرد اور عورت کے اولین قدرتی اور طبیعی حقوق بھی متفاوت ہیں شوہر ہونے کے اعتبار سے کچھ مخصوص حقوق اور ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور بیوی ہونے کے اعتبار سے کچھ دوسری مخصوص ذمہ داریاں اور حقوق بنھانے کے پابند ہوجاتے ہیں اور اسی طرح ماں، باپ اور اولاد ہونے کے اعتبار سے اپنے اپنے مخصوص حقوق اور فرائض عائد ہو جاتے ہیں۔ بہر حال گھریلو سماج باقی تمام شرکتوں اور تعاون سے مختلف اور متفاوت ہے۔ ''عورت اور مرد کے گھریلو حقوق میں عدم مشابہت'' کا مفروضہ اور نظریہ کہ جسے اسلام بھی قبول کرتا ہے، اسی اصول پر موقوف ہے۔

سوال نمبر ۸: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ انسان کی گھریلو زندگی کیوں سو فیصد طبیعی اور قدرتی ہے؟

جواب: انسان کی گھریلو زندگی سو فیصد طبیعی اور قدرتی ہے، یعنی فطری طور پر انسان ''گھریلو'' پیدا کیا گیا ہے۔ اگر مثال کے طور پر ہم انسان کی شہری اور سماجی زندگی کے طبیعی اور قدرتی ہونے میں شک وتذبذب بھی کریں گے لیکن اس کی گھریلو زندگی کے طبیعی اور قدرتی ہونے میں کسی بھی شک وشبہہ کی گنجائش نہیں ہے۔

سوال نمبر ۹: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا انسان تمام مختلف ادوار میں صاحب خاندان رہ چکا ہے یا یہ کہ خاندان کا نظام کسی ایک خاص زمانے سے شروع ہوا ہے؟

جواب: تاریخی شواہد میں کوئی ایک بھی ایسا دور ہمیں نہیں ملتا کہ جب انسان گھریلو زندگی سے بے بہرہ رہ چکا ہو، یعنی مرد اور عورت الگ الگ زندگی بسر کر رہے ہوں یا لوگوں کے درمیان جنسی تعلقات مشترکہ اور عمومی صورت (جنسی کمیونزم) میں رائج ہوں۔ دور حاضر کے وحشی قبائل کی زندگی کہ جو قدیم انسان کی زندگی کا ایک نمونہ ہے، بھی اس طرح کی نہیں ہے۔ قدم انسان کی زندگی بھی چاہے مادر سالاری کی صورت میں ہو یا

پدر سالاری کی صورت میں، گھریلو شکل و صورت ہی میں بسر کی جاتی تھی۔

سوال ۱۰: آپ کی رائے میں انسانی زندگی کی ابتدا میں ''مالکیت'' کیوں اشتراکی پہلو رکھتی تھی؟

جواب: ملکیت کے مسئلہ میں اس حقیقت کو سب لوگ قبول کرتے ہیں کہ یہ شروع شروع میں اشتراکی صورت میں ہوتی تھی اور اختصاصی صورت حال (کوئی خاص ملکیت کسی ایک خاص شخص کے نام ہونا) بعد میں پیدا ہوئی ہے، لیکن جنسیت کے مسئلہ میں ہرگز یہ صورت حال نہیں رہی ہے۔ اور انسانی زندگی کے آغاز میں ملکیت کے اشتراکی ہونے کی علت یہ ہے کہ اس وقت کا انسانی سماج قبائلی نظام کی صورت میں ہوتا تھا اور وہ ایک گھر کی شکل اختیار کرتا تھا، یعنی قبیلہ کے افراد کہ جو آپس میں مل جل کر زندگی بسر کرتے تھے، گھریلو مہر و محبت اور جوش و جذبہ سے بہرہ مند ہوتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ ملکیت اشتراکی صورت میں ہوتی تھی۔

سوال نمبر ۱۱: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ سوشلسٹ لوگ مرد اور عورت کے تعلقات کو کتنے دور میں تقسیم کرتے ہیں؟

جواب: مرد اور عورت کے تعلقات کو چار دوروں میں تقسیم کرنا سوشلسٹوں کے ان چار مفروضہ دوروں کی اندھی تقلید ہے جو انھوں نے ملکیت کے بارے میں فرض کئے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ انسان نے ملکیت کے لحاظ سے چاد دورے طے کئے ہیں: پہلا اشتراکی مرحلہ (کمیونزم)، دوسرا جاگیردارانہ مرحلہ (فیوڈل ازم)، تیسرا سرمایہ دارانہ مرحلہ (کیپٹلزم) اور چوتھا کمیونزم یا دوبارہ اشتراکی مرحلہ کہ جو اولین اشتراکی نظام کی طرف ترقی یافتہ اور اونچے درجہ کی بازگشت ہے۔

سوال نمبر ۱۲: مہربانی کرکے مرد اور عورت کی پیدائش کے سلسلہ میں الیکسس کارل کا کیا نظریہ ہے؟ کیا اس نے بھی مرد اور عورت کی خلقت کو متفاوت ذکر کیا ہے؟

جواب: فرانس کا مشہور و معروف بیولوجسٹ، فیزیولوجسٹ اور سرجن ڈاکٹر

الیکسس کارل کہ جو عالمی شہرت یافتہ بھی ہے، اپنی بہت ہی بہترین کتاب ''انسان ایک نا شناختہ موجود'' میں دونوں باتوں کا اعتراف کرتا ہے، یعنی یہ بھی کہتا ہے کہ مرد اور عورت قانون خلقت کے تحت پیدا کئے گئے ہیں اور یہ بھی کہتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان اختلاف اور فرق ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کو بھی متفاوت بنا دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۳: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ قانون خلقت نے مرد اور عورت کے درمیان کیوں یہ اختلاف اور تفاوت رکھا ہے؟

جواب: قانون خلقت کو اس اختلاف اور تفاوت کا کچھ اور مقصد تھا۔ قانون خلقت نے اس تفاوت کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس سے مرد اور عورت کا گھریلو پیوند اور مضبوط ہو سکے اور اس طرح ان کی وحدت کی بنیاد پر بہتر صورت اختیار کر لے۔ قانون خلقت نے ان اختلافات اور فرق کو اس مقصد سے پیدا کیا ہے کہ اس کے ذریعہ خود ہی مرد اور عورت کے گھریلو حقوق اور ذمہ داریوں کو تقسیم کر کے رکھے۔ قانون خلقت نے مرد اور عورت کے اختلاف اور فرق کو ٹھیک اسی طرح پیدا کیا ہے کہ جس طرح ایک بدن کے اعضاء میں اختلاف اور فرق پیدا کیا ہے۔ اگر قانون خلقت نے آنکھ، کان، ہاتھ، پیر اور ریڑھ کی ہڈی کو ایک خاص حالت میں قرار دیا ہے تو یہ سب اس وجہ سے نہیں ہے کہ ان سب کے ساتھ دو نظریں اور دو رائے برتی گئیں ہیں اور ایک کو دوسرے پر امتیاز دے کر ظلم و جفا روا رکھا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱۴: آپ کی نظر میں مرد اور عورت کے درمیان یہ اختلاف اور فرق، ان کے لئے عیب مانا جاتا ہے یا کمال؟

جواب: بہر حال مرد اور عورت کا اختلاف اور فرق ''تناسب اور موزونیت'' ہے نہ کہ نقص و عیب اور کمال! قانون خلقت نے اس تفاوت اور فرق کے ذریعہ مرد اور عورت کے درمیان زیادہ سے زیادہ تناسب اور موزونیت برقرار کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو یقیناً مشترکہ زندگی کے لئے بنائے گئے ہیں اور اس کے برعکس کنوارے پن کی

زندگی بسر کرنا قانون خلقت سے انحراف کرنا ہے۔

سوال نمبر ۱۵: آپ کی نظر میں کیا افلاطون کا یہ نظریہ صحیح ہے کہ عورتیں بھی مردوں کے کام سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں؟

جواب: افلاطون پوری صراحت کے ساتھ اس بات کا مدعی ہے کہ مرد اور عورتیں ایک جیسی اور یکساں استعداد اور صلاحیتوں کے مالک ہیں اور عورتیں بھی ان تمام کاموں سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں کہ جو عام طور پر مرد لوگ انجام دیتے ہیں اور وہ بھی ان ہی حقوق سے بہرہ مند ہو سکتی ہیں کہ جن سے مرد لوگ بہرہ مند ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۶: آپ کی نظر میں کیا ارسطو مرد اور عورت کے درمیان اختلاف اور تفاوت کو کمی جانتا ہے یا کیفی؟

جواب: ارسطو اس بات کا معتقد ہے کہ مرد اور عورت کا تفاوت صرف ''کمی'' (عددی) ہی نہیں ہے بلکہ ''کیفی'' بھی ہے اور کیفیت کے لحاظ سے بھی وہ لوگ متفاوت اور مختلف ہیں اس کا کہنا ہے کہ:

> مرد اور عورت کی استعداد اور صلاحیتوں کی الگ الگ قسمیں ہیں اور قانون خلقت نے جو وظائف اور ذمہ داریاں ان کے ذمہ رکھی ہیں اور جو حقوق ان پر عائد کئے ہیں، وہ سب کافی اعتبار سے متفاوت اور مختلف ہیں۔ ارسطو کے عقیدے کے مطابق مرد اور عورت کے اخلاقی فضائل بہت ساری جگہوں پر متفاوت اور مختلف ہیں۔ ایک خصلت یا اخلاق مرد کے لئے فضیلت شمار ہو سکتا ہے لیکن عورت کے لئے نہیں! اور اسی طرح ایک خصلت عورت کے لئے فضیلت ہو سکتی ہے لیکن مرد کے لئے نہیں!

سوال نمبر ۱۷: مہربانی کر کے مرد اور عورت کی جنسی ضرورتوں کے سلسلہ میں وضاحت کریں اور یہ بتائیں کہ کیا وہ ایک دوسرے کی تکمیل کر سکتے ہیں؟

جواب: مرد اور عورت اپنی جنسی ضرورتوں کے لحاظ سے مختلف اور متفاوت عمل کے حامل ہیں اور ٹھیک ان دو ستاروں کی طرح ہیں جو دو مختلف مداروں میں حرکت کرتے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھ سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کر سکتے ہیں، لیکن کبھی بھی یہ لوگ ایک نہیں ہو سکتے اور یہی وجہ ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گذار سکتے ہیں، ایک دوسرے کے عاشق ہو سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے صفات اور خصلتوں سے خستہ اور ناراض بھی ہو سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۸: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ ایسی کون سی چیز ہے کہ جس کی وجہ سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے عاشق ہو جاتے ہیں؟ اور نیز یہ کہ انسان کس چیز کے باعث کسی چیز کو پسند کرتا ہے اور اسے چاہتا ہے؟

جواب: قانون خلقت نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کا طالب اور عاشق قرار دیا ہے، لیکن یہ اس طرح کا عشق یا چاہت نہیں ہے کہ جو انسان کو کسی چیز کے چاہنے کا باعث بنتا ہے۔ انسان اگر کسی چیز سے محبت کرتا اور اسے چاہتا ہے تو یہ اس کی خودغرضی اور خودخواہی کا نتیجہ ہے، یعنی یہ کہ انسان اس چیز کو اپنے لئے چاہتا اور اسے اپنی ذات اور اپنے آرام و آسائش پر قربان کر دیتا ہے لیکن زوجیت اور شادی شدہ زندگی اس طرح ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی سعادت اور آرام و سکون چاہتا ہے اور دوسرے کے لئے اپنی فداکاری اور جانثاری سے لذت اٹھاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۹: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے پیوند کا باعث شہوت اور جنسی خواہش ہے، تو کیا ان کا یہ نظریہ صحیح ہے؟

جواب: ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مرد ہمیشہ عورت کو اسی نظر سے دیکھتا ہے کہ جس نظر سے ایک مغربی جوان ہر جگہ پر عورت کو دیکھتا ہے یعنی یہ شہوت ہے کہ جو ان

دونوں کو آپس میں ملاتی ہے حالانکہ یہاں شہوت سے بھی بڑھ کر ایک ایسا پیوند ہے کہ جو میاں بیوی کی وحدت کی بنیاد کو تشکیل دیتا ہے اور وہ وہی چیز ہے کہ جسے قرآن نے ''مودت اور رحمت'' کے نام سے یاد کیا ہے اور

فرمایا ہے کہ:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾

اور خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہاری ازواج کو پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعہ سکون واطمینان حاصل ہو اور اس نے تمہارے درمیان مودت اور رحمت قرار دی ہے۔ [۱]

سوال نمبر ۲۰: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ عورت کا مہر خود اسی سے متعلق ہے یا کوئی دوسرا شخص بھی اس سے بہرہ مند ہو سکتا ہے؟

جواب: یہ وہی مرحلہ ہے کہ جسے اسلام نے قبول کیا ہے اور شادی بیاہ کو اسی بنیاد پر قرار دیا ہے قرآن کریم میں ایسی بہت سی آیات ہیں کہ جو یہ کہتی ہیں کہ عورت کا مہر خود اسی سے متعلق ہے، نہ کسی دوسرے شخص سے۔ مرد اپنی پوری ازدواجی زندگی میں عورت کی زندگی کے اخراجات پورے کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے، حالانکہ اگر عورت کو اپنی کوئی خاص درآمد ہے تو وہ خود اسی سے متعلق ہے نہ کسی دوسرے شخصسے (چاہے باپ ہو یا شوہر)۔

سوال نمبر ۲۱: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ مہر اور عورت کے تعلقات پر کیا اثر ڈالتا ہے؟ اور نیز یہ بتائیں کہ قانون عشق کیا ہے؟

جواب: ہمارے عقیدے کے مطابق مہر کا وجود ایک ماہرانہ تدبیر کا نتیجہ ہے کہ

---

[۱] سورۂ الروم: ۲۱

جو دست قدرت نے مرد اور عورت کے باہمی تعلقات کو معتدل رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کے پیوند کو مضبوط رکھنے کیلئے قرار دیا ہے۔

مہر اس طرح وجود میں آیا کہ جہاں متن خلقت میں عشق و محبت کے مسئلہ میں مرد اور عورت میں سے ہر ایک کا کردار دوسرے سے متفاوت اور مختلف ہے عرفاء حضرات نے اس قانون کو پوری کائنات کی طرف نسبت دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ: قانون عشق، جاذبیت، کشش اور انجذاب تمام موجودات اور مخلوقات پر حکومت کرتا ہے اور اس اعتبار سے کہ موجودات اور مخلوقات میں سے ہر ایک موجود، ایک خاص ذمہ داری کا عہدہ دار ہوتا ہے، متفاوت اور مختلف ہیں۔

سوال نمبر ۲۲: آپ کی نظر میں جنس ''نر'' ہمیشہ طالب اور چاہنے والا کیوں ہوتا ہے؟ کیا جنس ''مادہ'' بھی اس حالت کا حامل ہوسکتا ہے؟

جواب: کیونکہ جنس نر اور جنس مادہ کا کردار ایک جیسا نہیں ہے۔ جنس نر ہمیشہ طالب اور چاہنے والے کی حالت میں ہوتا ہے لیکن جنس مادہ ایسا نہیں ہے اور اس کے علاوہ جنس مادہ ہرگز بھی جنس نر کی لالچ اور طمع میں اس کے ساتھ نہیں گیا ہے بلکہ اس نے ہمیشہ اپنی بے نیازی اور غیر محتاجی کا اظہار کیا ہے۔

سوال نمبر ۲۳: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ کیا عورتیں اپنے آپ کو مرد کے اختیار میں دینے کے بعد عزت و احترام حاصل کرتی ہیں یا نہیں؟

جواب: مہر کا تعلق عورت کی پاکدامنی اور حیا سے ہے۔ عورت کو فطری الہام کے ذریعہ معلوم ہے کہ اس کی عزت اور اس کا احترام اسی بات میں ہے کہ اپنے آپ کو مفت میں مرد کے اختیار میں نہ دے بہ الفاظ دیگر اپنے آپ کو میٹھا نہ بیچے مہر اس مجموعہ اور عمومی آئین کا ایک بند ہے کہ جس کا خاکہ متن خلقت میں ڈھال دیا گیا ہے اور جو دست فطرت نے خود ہی تیار کیا ہے۔

سوال نمبر ۲۴: مہربانی کر کے عورتوں کے مہر کے بارے میں قرآن کریم کی نظر بیان فرمائیں؟

جواب: قرآن کریم اپنی انتہائی لطافت اور ظرافت کے ساتھ کہتا ہے کہ:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ

یعنی عورتوں کے مہر کو کہ جو خود ان ہی سے متعلق ہے (نہ کہ ان کے باپ یا بھائیوں سے) اور تمہاری طرف سے یہ ان کے لئے تحفہ اور پیشکش ہے، خود ان ہی کو دے دو۔

سوال نمبر ۲۵: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ جنس نر کو کیوں اتنا محتاج بنایا گیا ہے؟ کیا یہ اس لئے تو نہیں کہ مرد اپنی طاقت اور توانائی کا ناجائز استعمال نہ کر سکے؟

جواب: یہ صرف انسانوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام جاندار مخلوقات اس میں شامل ہیں، کیونکہ دو جنسی قانون اور جوڑی دار زندگی کا اصول ان پر حکم فرما ہے اور باوجود اس کے کہ دونوں جنس ایک دوسرے کے محتاج ہیں، لیکن جنس نر زیادہ محتاج بنایا گیا ہے یعنی اس کے جذبات عورت کے مقابلہ میں زیادہ نیازمندانہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ جنس نر اپنی جگہ پر کچھ ایسے اقدامات کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ جنس مادہ کی رضایت اور خوشنودی حاصل کر سکے اور یہی بات سبب بنی ہے کہ دونوں جنس کے تعلقات بھی معتدل ہوں اور جنس نر اپنی قدرت اور توانائی کا ناجائز استعمال نہ کرنے پائے بلکہ تواضع اور انکساری کی حالت میں رہے۔

سوال نمبر ۲۶: آپ کی نظر میں کیا مغربیوں نے گھریلو نظام میں حقوق کی برابری کی رعایت کی ہے؟

جواب: مغربی دنیا میں بھی کہ جہاں پر انسانی حقوق کی برابری کے نام پر گھریلو حقوق کو ان کی اصلی حالت سے خارج کر دیا گیا ہے اور قانون طبیعت کے موجود ہونے کے باوجود مرد اور عورت کو ایک یکساں حالت میں قرار دینے اور گھریلو زندگی میں

ایک یکساں کردار ادا کرنے کا پابند بنائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور گویا جہاں پر آپ کے بقول آزاد عشق اور قرار دادی قوانین بھی رائج ہیں، پھر بھی ان چیزوں نے انہیں اپنی فطرت اور طبیعت سے خارج نہیں کیا ہے۔ مرد وہی اپنی طبیعی اور فطری ذمہ داری یعنی نیازمندی، چاہت، سرمایہ لگانا اور پیسہ خرچ کرنا وغیرہ انجام دیتا ہے۔ مرد، عورت کو تحفہ دیتا ہے اور اس کے اخرجات اٹھانے کی ذمہ داری لیتا ہے، حالانکہ انگریزی شادی میں مہر کا وجود ہی نہیں ہے اور نان ونفقہ اور زندگی کے اخراجات کے لحاظ سے بھی عورت پر بھاری بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انگریزی عشق و محبت بھی انگریزی شادی بیاہ سے زیادہ طبیعت اور فطرت کے ساتھ ہماہنگ نظر آتا ہے۔

سوال نمبر ۲۷: مہربانی کر کے زمان جاہلیت کے رسم ورواج کے سلسلے میں اپنی رائے بیان فرمائیں، کیونکہ وہ لوگ مہر کو معاوضہ کے طور پر ماں باپ کو دے دیا کرتے تھے؟

جواب: قرآن کریم نے مہر کے بارے میں جاہلیت کے رسم ورواج کو منسوخ کر دیا اور اسے اپنی اصلی حالت پر لا کھڑا کیا۔ جاہلیت کے زمانے میں ماں باپ، مہر کو معاوضہ کے طور پر اور دودھ پلائی کے عنوان سے اپنا حق سمجھتے تھے۔

سوال نمبر ۲۸: مہربانی کر کے دور جاہلیت میں پائی جانے والی زوجیت کی میراث کی رسم کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: جی ہاں! دوران جاہلیت میں کچھ اور رسمیں بھی پائی جاتی تھیں کہ جو عملی طور پر عورت کے مہر سے محروم رہ جانے کا سبب بن جاتی تھیں۔ ان رسموں میں سے ایک رسم زوجیت کی میراث تھی۔

یعنی اگر کوئی شخص مرجاتا تھا اور اس کے وارث لوگ جیسے اولاد، بھائی یا دیگر رشتہ دار جس طرح باقی چیزوں کے وارث بن جاتے تھے، اسی طرح اس کی زوجہ کی زوجیت کو بھی میراث میں لے جاتے تھے اور اپنے آپ کو اس بات کا مختار جانتے تھے کہ اس کی عورت کی شادی کسی دوسرے شخص کے ساتھ کر دیں اور اس طرح اس کا مہر وصول

کرلیں قرآن کریم نے زوجیت کی میراث کی یہ رسم بھی منسوخ کردی اور فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ

یعنی اے پیغمبر اور قرآن پر ایمان لانے والو! جان لو کہ تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اپنے مرے ہوئے صاحب میراث شخص کی زوجہ کو بھی میراث میں لے جاؤ جب وہ اس بات پر راضی نہ ہوں کہ وہ تمہاری ہمسری میں آجائیں۔ [۱]

سوال نمبر ۲۹: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ مرد اور عورت جو مال و دولت کسب کرتے اور کماتے ہیں، کیا وہ اس کے مالک ہوتے ہیں؟ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب: اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ قانون بنایا اور کہا:

بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ

مرد لوگ جو چیز کماتے اور حاصل کرتے ہیں، وہ اس کے مالک و مختار ہیں اور جس چیز کو عورتیں کماتی اور کسب کرتی ہیں وہ بھی اس کے مالک اور مختار ہیں۔ [۲]

سوال نمبر ۳۰: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں عورت کے میراث کا حقدار بننے کی بات کہی گئی ہے؟

جواب: قرآن کریم کی اس آیت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ:

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪

---

[۱] سورۃ النساء:۱۹

[۲] سورۃ النساء:۳۲

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ

یعنی مردوں کو اس مال میں سے میراث ملے گی جو اس کے ماں باپ یا رشتہ داروں نے مرنے کے بعد باقی چھوڑا ہے اور عورتوں کو بھی اس مال میں سے میراث کا حصہ ملے گا جو ان کے ماں باپ یا رشتہ داروں نے مرنے کے بعد باقی چھوڑا ہے۔

یہ آیت میراث کا حقدار بننے کو ثابت کرتی ہے۔ [۱]

سوال نمبر ۱۳۱: مہربانی کر کے اسلام میں نان ونفقہ اور اس کی اقسام کے سلسلہ میں وضاحت بیان فرمائیں؟

جواب: اسلام میں تین طرح کا نان ونفقہ ہوتا ہے: پہلا نفقہ وہ ہے کہ جو مالک اپنے مملوک اور ملکیت پر خرچ کرتا ہے جیسے وہ اخراجات جو حیوانوں پر ان کا مالک خرچ کرتا ہے۔ دوسرا نفقہ وہ ہے کہ جو ایک انسان اپنے چھوٹے یا تنگدست اور نادار بچوں پر اور اسی طرح ایک بیٹا اپنے فقیر ومفلس ماں باپ پر خرچ کرتا ہے کہ اس نفقہ میں ملکیت ہونا شرط نہیں ہے۔ تیسرا نفقہ وہ ہے کہ جو ایک مرد اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے۔ اس طرح کہ نان ونفقہ کا معیار نہ ملکیت اور مملوک ہونا ہے اور نہ ہی یہ فطری اور طبیعی حقوق کا لازمہ ہے جیسا کہ دوسری قسم کے نفقہ میں تھا، اور نہ ہی یہ عورت کے فقیر ونادار اور مفلس وناتواں ہونے کی وجہ سے ہے۔

سوال نمبر ۱۳۲: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا مرد اس بہانہ سے کہ وہ عورت کے تمام اخراجات اٹھاتا ہے، اس کا استحصال کر سکتا ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں باوجود اس کے کہ عورت کی زندگی کے تمام اخراجات، مرد کے ذمہ ہوتے ہیں، پھر بھی مرد کسی بھی عنوان سے عورت پر اقتصادی غلبہ نہیں رکھ سکتا اور اسے کام کرنے پر مجبور اور اس کا استحصال کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

---

[۱] سورۂ النساء: ۷

عورت کا نان ونفقہ اس اعتبار سے ماں باپ کے نان ونفقہ کے جیسے ہے کہ جو کچھ خاص مواقع پر بیٹے کے ذمے ہوتا ہے لیکن بیٹا اس ذمہ داری کو نبھانے کے بدلے ماں باپ کی خدمت کرنے پر کسی بھی چیز کا حقدار نہیں بنتا ہے۔

سوال نمبر ۳۳: مہربانی کر کے مرد اور عورت کے حقوق کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟ اور کیا اس مسئلہ میں اسلام نے مرد کی طرف داری کی ہے یا عورت کی؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ہرگز مرد کے خلاف اور عورت کے حق میں یا عورت کے خلاف اور مرد کے حق میں کوئی قانون بنانے کی کوشش نہیں کی ہے اسلام نہ عورت کا طرف دار ہے اور نہ ہی مرد کا! اسلام نے اپنے قوانین میں مرد اور عورت اور ان کے دامن میں پلنے والے ان کے فرزندوں اور آخر کار اس پورے انسانی سماج کی سعادت اور نیک بختی کو مدنظر رکھا ہے۔ اسلام نے مرد، عورت، ان کے فرزندوں اور اس پورے انسانی معاشرہ کی سعادت اور نیک بختی کی راہ یہی قرار دی ہے کہ وہ قوانین اور قواعد کہ جو ایک مدبر اور توانا خالق کے ہاتھ سے اس کائنات میں بنائے گئے ہیں، ان کو نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ ان ہی کے سایہ میں زندگی کو جاری رکھا جائے۔

سوال نمبر ۳۴: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیوں بعض مرد لوگ بہت زیادہ محنت و مشقت اور زحمتوں کے بعد اپنا کمایا ہوا پیسہ اپنی بیوی کے حوالہ کر دیتے ہیں؟

جواب: اس بات کا راز کہ مرد لوگ بے انتہا محنت وزحمت کر کے پیسہ کماتے ہیں اور نہایت خوشی سے اسے اپنی بیوی کے حوالہ کر دیتے ہیں تا کہ وہ جس طرح اور جہاں چاہے خرچ کر دے، یہ ہے کہ مرد نے عورت کے مقابلہ میں اپنی نفسیاتی ضرورت کو بھانپ لیا ہے، وہ یہ سمجھ گیا ہے کہ خداوند عالم نے عورت کو اس کی روح اور نفس کے لئے سکون وآرام کا ذریعہ بنا دیا ہے:

وَّجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ [۱]

---

[۱] سورۂ الاعراف:۱۸۹

سوال نمبر ۳۵: مہربانی کر کے مادر شاہی کے متعلق اپنی رائے بیان فرمائیں اور یہ بتائیں کہ اس دوران مرد کو زیادہ نقصان پہونچا ہے یا عورت کو؟

جواب: یورپ میں کچھ ایسے افراد ہیں کہ جنہوں نے عورت کی آزادی کی طرف داری کو یہاں تک پہونچا دیا کہ اب عصر ''مادر شاہی'' اور گھریلو نظام سے باپ کو مکمل طور پر نکال باہر کرنے کی صدائے بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ ان لوگوں کے عقیدے کے مطابق عورت کو مکمل اقتصادی آزادی دے کر اور باقی تمام امور میں مرد کے مقابلے میں اس کے حقوق کی برابری کے بعد مستقبل میں گھریلو نظام میں باپ کا وجود ایک زائد چیز شمار ہونے لگے گی اور اس طرح باپ ہمیشہ کے لئے گھریلو نظام سے حذف ہو جائے گا۔

سوال نمبر ۳۶: آپ کی نظر میں میراث سے عورتوں کو محروم کر دئے جانے کی بنیادی علت کیا ہے؟

جواب: عورتوں کو میراث سے محروم کر دیئے جانے کی بنیادی علت یہ ہے تا کہ اس کے ذریعہ ایک گھر کی مال و دولت کسی دوسرے گھر میں نہ چلی جائے۔ البتہ میراث سے محرومیت کی اور بھی کچھ وجوہات رہی ہیں کہ من جملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کی فوجی توانائی کمزور ہے۔ لوگ عورت کو فوجی اور دفاعی سرگرمیوں کی طاقت و توانائی نہ رکھنے کی خاطر، میراث سے محروم کر دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۷: مُنہ بولے بیٹے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور کیا قدیم ایران میں یہ رسم پائی جاتی تھی؟

جواب: جاہل اعراب کبھی کسی بچے کو اپنا منہ بولا بیٹا بناتے تھے اور نتیجہ میں وہ بچہ اس میت کا ایک حقیقی وارث شمار کیا جاتا تھا۔ منہ بولے بیٹے کی رسم دوسری قوموں از جملہ قدیم ایران میں بھی رائج رہی ہے۔ اس رسم کے مطابق منہ بولا بیٹا چونکہ ایک لڑکا ہوتا تھا لہٰذا ایسے امتیازات اور خصوصیات کا حامل ہوتا تھا کہ جن خصوصیات اور امتیازات

سے اصلی نسل کی بیٹی کو بھی لڑکی ہونے کی وجہ سے محروم رکھا جاتا تھا اور میراث ملنا یا نہ ملنا بھی ان ہی امتیازات میں شمار ہوتا تھا۔ اسی طرح منہ بولے بیٹے کی بیوی سے بھی شادی کرنا ممنوع سمجھا جاتا تھا اور قرآن کریم نے اس رسم کو منسوخ کر دیا۔

سوال ۳۸: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ عربوں کی ایک رسم ''ہم پیمانی'' کی رسم تھی، مہربانی کر کے اس سلسلہ میں قرآن کی نظر بیان فرمائیں؟

جواب: میراث کے سلسلہ میں عربوں کی ایک اور رسم رائج تھی کہ اس کو بھی قرآن کریم نے منسوخ کر دیا اور وہ رسم ''ہم پیمانی'' تھی۔ یعنی دو اجنبی افراد آپس میں یہ عہد و پیمان باندھتے تھے کہ میرا خون، تیرا خون ہے، مجھ پر حملہ تجھ پر حملہ ہے اور میں تمہاری میراث کا حقدار اور تو میری میراث کا حقدار ہے۔ اس عہد و پیمان کی وجہ سے یہ دو اجنبی لوگ زمان حیات میں ایک دوسرے کا دفاع کرتے تھے اور جو شخص ان میں سے جلدی مر جاتا تو دوسرا شخص میراث کے طور پر اس کا مال و متاع رکھ لیتا تھا۔

سوال ۳۹: مہربانی کر کے مرد اور عورت کے میراث اور اسی طرح بھائی اور بہن کے میراث کے سلسلہ میں قرآن کریم کی کیا نظر ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں لڑکا، لڑکی کے مقابلہ میں، بھائی، بہن کے مقابلے میں اور شوہر، بیوی کے مقابلہ میں دگنی میراث کا مالک ہوتا ہے۔ صرف ماں اور باپ کے سلسلہ میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر مرنے والے کے بچے بھی ہوں اور ماں باپ بھی اس کے زندہ ہوں تو ماں باپ کو مرنے والے کے مال کا چھٹا حصہ مل جائے گا۔

سوال ۴۰: آپ کی نظر میں اسلام نے مرد کے مقابلے میں عورت کی میراث کو کیوں آدھا ہی رکھا ہے؟

جواب: مرد کے مقابلے میں عورت کی میراث کا آدھا ہونا اس خاص قانون کے سبب ہے کہ جس کے ذریعے عورت کو مہر، پوری زندگی کا نان و نفقہ اور اخراجات ملنا اور جہاد و فوجی کاروائیوں اور بعض تعزیری قوانین میں خصوصی رعایت جیسی مراعات مد نظر رکھی

گئی ہیں۔یعنی عورت کے بارے میں میراث کا خاص قانون ان خاص مراعات کے پیش نظر بنایا گیا ہے کہ جو عورت کو مہر، نان ونفقہ وغیرہ میں حاصل ہوتی ہیں۔

سوال ۴۱: آپ کی نظر میں آج کے مقابلے میں گذشتہ زمانے میں طلاق کا اعداد و شمار کیوں اتنا کم تھا؟

جواب: گذشتہ زمانے میں لوگ طلاق ،اس کے برے اثرات، اس کے بڑھنے کے علل و اسباب اور طلاق واقع ہونے میں ممکنہ رکاوٹ کے بارے میں کم ہی غور و فکر کرتے تھے اور اس کے بعد بھی طلاق کا اعداد و شمار بہت کم ہوتا تھا اور بہت کم گھرانے اجڑ جاتے تھے۔ یقینا کل اور آج کا فرق یہی ہے کہ آج طلاق کے علل و اسباب بڑھ گئے ہیں۔سماجی اور اجتماعی زندگی کی شکل وصورت ہی کچھ ایسی بن گئی ہے کہ جدائی، تفرقہ اور گھریلو پیوند کے ٹوٹ جانے کی وجوہات زیادہ سے زیادہ ہوگئی ہیں۔

سوال نمبر ۴۲: پوری دنیا میں طلاق کے رسم و رواج کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: طلاق کی افزائش صرف امریکہ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس صدی کی ایک عمومی بیماری ہے اور جہاں جہاں بھی نئے مغربی آداب و رسوم نفوذ کرتے جا رہے ہیں وہاں پر طلاق کے اعداد وشمار زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔مثلاً ہم اپنے ہی اس ایران کو دیکھیں دیہاتوں اور گاؤں کے مقابلہ میں شہروں میں طلاق کا رواج زیادہ ہوگیا ہے اور سب سے زیادہ تہران میں ہے کہ جہاں پر مغربی آداب ورسوم کی زیادہ پیروی کی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۴۳: آپ کی نظر میں بعض لوگ کیوں ایسا سوچتے ہیں کہ اگر شادی بیاہ کے رشتے تجدد اور تبدیلی کی صورت میں ہوں تو اس سے زیادہ لذت ملتی ہے؟

جواب: جو لوگ شادی بیاہ کو صرف ہوس پرستی اور وقتی لذت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سماج کے لئے اس کی خاندانی قدر و قیمت اور اس کا تقدس مدنظر نہیں رکھتے اور دوسری طرف سے یہ سوچتے ہیں کہ جتنی جلدی شادی بیاہ کے رشتہ کو تبدیل اور تجدید کر دیا

جائے اتنا ہی مرد اور عورت کو مزید لذت ملے گی، وہ لوگ اس نظریہ اور مفروضہ کی تائید کرتے ہیں۔ یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ: ''دوسرا عشق ہمیشہ خوشگوار اور لذیذ ہوتا ہے۔'' اسی نظریہ کے طرفدار ہیں۔

سوال نمبر ۴۴: شادی بیاہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے اور کیا طلاق ہمیشہ شادی کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے؟

جواب: یہ بات کہ شادی بیاہ ایک مقدس عہد و پیمان ہے اور دو دلوں اور دو روحوں کی وحدت کا نام ہے، ہمیشہ ہمیشہ ایک ثابت عہد و پیمان کے عنوان سے موجود رہنا چاہئے اور طلاق، انسانی سماج کی لغت (ڈکشنری) سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حذف ہونا چاہئے۔ مرد اور عورت جب شادی کرتے اور میاں بیوی کی صورت میں سماج میں قدم رکھتے ہیں تو ان کو یہ بات جان لینی چاہئے کہ موت کے علاوہ کوئی بھی چیز انھیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کرسکتی ہے۔

یہ وہی نظریہ اور مفروضہ ہے کہ جس کی طرفداری کیتھولک گرجا صدیوں سے کرتا آرہا ہے اور کسی بھی قیمت پر اس نظریہ سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴۵: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق مرد کو ہے یا عورت کو؟ اور نیز یہ بتائیں کہ کیا اسلام کی نظر میں طلاق کا حق مرد کو ہونا چاہئے یا عورت کو؟

جواب: جو لوگ طلاق کا حق صرف مرد کو دیتے ہیں، انہیں دو طرح سے شکایت ہے:

۱۔ ایک اس اعتبار سے کہ بعض بزدل اور بے غیرت مردوں کو برسوں کی شادی بیاہ کی زندگی گذارنے کے بعد ایک دم سے نئی دلہن کی ہوس دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور اپنی پہلی بیوی کہ جس نے اپنی پوری عمر، جوانی اور تمام تر توانائی اور تندرستی اس گھر کو بنانے میں لگا دی اور جسے ہرگز یہ تصور نہیں تھا کہ ایک دن اس

کے بنائے ہوئے اس آشیانہ کو اس سے چھین لیا جائے گا، صرف ایک طلاق کے درج کردئے جانے سے خالی ہاتھوں اسے اپنے آشیانے سے نکال باہر کردیا جاتا ہے۔

۲۔ دوسرے اس اعتبار سے کہ بعض بزدل اور بے حیا مردوں کا ایسی عورت کو طلاق دینے سے انکار کرنے پر کہ جہاں صلح و صفائی اور مشترکہ زندگی بسر کرنے کی امیدیں ناپید ہوں۔

سوال نمبر ۴۶: کیا آپ کی نظر میں تمام مشکلات کو قانون بنانے سے حل کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں اسلام کی نظر بھی یہی ہے؟

جواب: سماجی مشکلات کو حل کرنے کے سلسلہ میں اسلام کی نظر اور بعض دیگر نظریات کے درمیان جو بنیادی فرق ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام مشکلات کو قانون بنانے کے ذریعہ سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قانون صرف لوگوں کے خشک اور قرار دادی تعلقات کے دائرے ہی میں مؤثر ثابت ہوسکتا ہے، لیکن چونکہ جذباتی اور قلبی تعلقات کا مسئلہ درمیان میں ہے تو یہاں پر صرف قانون ہی کارساز نہیں ہوسکتا بلکہ دوسرے علل و اسباب اور تدبیریں اپنانے کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔

سوال نمبر ۴۷: طلاق کے بارے میں اسلام کی نظر کیا ہے؟

جواب: اسلام طلاق کا سخت مخالف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، طلاق واقع نہ ہو۔ اسلام نے طلاق کو صرف ایسے حالات میں چارہ جوئی اور راہ حل کے عنوان سے پیش کیا ہے کہ جہاں جدائی کے علاوہ اور کوئی راستہ مناسب ہی نہ ہو۔

سوال نمبر ۴۸: آپ کی نظر میں کچھ مردوں کی یہ حرکت کہ ہمیشہ ایک عورت کے ساتھ شادی کرتے اور پھر جلدی اسے طلاق دیتے ہیں، کس چیز سے شباہت رکھتی ہے؟

جواب: اسلام ایسے مردوں کو کہ جو ہمیشہ کسی عورت کے ساتھ شادی کرتے اور

پھر طلاق دے دیتے ہیں اور فقہی تعبیر کے مطابق ''مطلاق'' ہیں، دشمن خدا شمار کرتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

خدا ایسے مرد کا دشمن ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے کہ جو ہمیشہ اپنی عورت بدلنے کی سوچتا رہتا ہے اور اسی طرح ایسی عورت کا دشمن ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے کہ جو ہمیشہ مرد کو بدلنے کی سوچ دل ودماغ میں رکھتی ہے۔

سوال نمبر ۴۹: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ ہمارے دینی راہنماؤں نے مسئلہ طلاق میں کیسا رویہ اپنایا؟

جواب: جو چیز ہمیں دینی راہنماؤں کی سیرت میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے ہمیشہ طلاق سے پرہیز کرنے کی کوشش کی ہے لہٰذا بہت ہی نادر موقع پر ان کے ذریعہ طلاق واقع ہوئی ہے اور جب بھی یہ مسئلہ پیش آیا ہے تو کسی معقول اور منطقی دلائل کی بنیاد پر انھوں نے طلاق دی ہے۔

مثلاً: امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک عورت سے شادی کرلی اور آپ اسے بہت زیادہ چاہتے تھے، لیکن ایک بار آپ کو معلوم ہوا کہ وہ عورت ''ناصبی'' ہے یعنی حضرت علی علیہ السلام کی زبردست دشمن ہے اور ان کی نسبت بغض وکینہ دل میں لئے ہوئے ہے تو امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کو طلاق دے دی۔

سوال نمبر ۵۰: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ شہری میں واحد قدرتی قانون کیا (civil society) سماج ہے؟

جواب: شہری سماج میں واحد قدرتی قانون، آزادی اور مساوات کا قانون ہے۔ معاشرہ کے تمام قوانین ان ہی دو بنیادوں یعنی اصول آزادی اور اصول مساوات پر تدوین ہونے چاہئیں، نہ کسی دوسری چیز پر! لیکن شادی بیاہ کا مسئلہ اس سے کچھ مختلف ہے اور آزادی اور مساوات جیسے اصول کے علاوہ کچھ اور بھی قوانین اس کے لئے بنائے

گئے ہیں اور ان قوانین کی پیروی اور رعایت کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ بھی نہیں ہے۔ طلاق بھی شادی بیان کی طرح ہر قرار دادی قانون سے پہلے فطرت اور طبیعت میں قانون کے ہمراہ قرار دیا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کہ جس طرح آغاز کام اور اس کے درمیان یعنی شادی بیاہ میں قانون طبیعت کی رعایت کرنا ضروری ہے، اسی طرح طلاق میں بھی کہ جو آخر کار اور انجام ہے، ان قوانین کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۵۱: مہربانی کرکے اسلام میں شادی بیاہ کے قدرتی نظام کی رعایت کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: شادی بیاہ کا قدرتی نظام کہ جس کی بنیاد پر اسلام نے اپنے قوانین بنائے ہیں، یہ ہے کہ عورت اس گھریلو نظام اور سسٹم میں محبوب اور محترم شمار کی جائے لہٰذا اگر کسی علت کی بنا پر عورت اپنے اس مقام سے گر جاتی ہے اور مرد کی محبت کا شعلہ خاموش ہو جاتا ہے اور اس کی نسبت سرد مہری کا مظاہرہ کرتا ہے تو گھر اور خاندان کی بنیاد بکھر جاتی ہے، یعنی ایک قدرتی اور طبیعی سماج، طبیعت اور فطرت کے حکم سے بکھر جاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۲: مہربانی کرکے یہ فرمائیں کہ اسلام کی نظر میں عورت کے لئے توہین اور حقارت کی حد کیا ہے؟

جواب: اسلام کی نظر میں عورت کے لئے توہین اور حقارت کی حد یہ ہے کہ مرد اسے کہے کہ تم مجھے پسند نہیں ہو، یا مجھے تم سے نفرت ہے۔ اور ایسے وقت میں اگر قانون زور زبردستی کرکے اس عورت کو ایسے مرد کے گھر میں ہی رہنے پر مجبور کرے تب بھی یہ کام بہت دشوار ہے ہاں! قانون زبردستی کرکے اس عورت کو اس شخص کے گھر میں روک سکتی ہے لیکن اس قانون میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ عورت کو اپنی اسی طبیعی اور قدرتی حالت میں پلٹائے اور گھریلو نظام کی اس مرکزیت اور محبوبیت کے مقام پر اسے لا کھڑا کرے۔ قانون میں اتنی طاقت ہے کہ مرد کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ عورت کو نان ونفقہ دے اور اسے اپنے ہی گھر میں رکھے لیکن قانون میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ مرد کو ایک

فدا کار اور حقیقی عاشق کا رتبہ عطا کرے اور اسے ایک پروانۂ عشق بنا دے جو ہمیشہ اپنے عشق کے چراغ کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے۔

سوال نمبر ۵۳: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ مرد اور عورت کی گھریلو زندگی کس چیز سے وابستہ ہے؟

جواب: گھریلو زندگی دونوں طرف کے مہر و محبت سے وابستہ ہے نہ صرف ایک طرف سے۔ صرف اس میں ایک ہی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کے نفسیات الگ الگ ہیں۔ قدرت نے میاں بیوی کے تعلقات کو اس طرح قرار دیا ہے کہ جہاں عورت، مرد کو جواب دینے پر ہی مامور ہے۔ عورت کی اصلی محبت اور اس کا مضبوط عشق وہی ہے کہ جو ایک مرد کے عشق و احترام کے ردعمل میں اس کے اندر پیدا ہوتا ہے، لہٰذا عورت کے وجود میں تبھی مرد کا عشق اور محبت وجود میں آتا ہے کہ جب مرد کے اندر عورت کے لئے وہ عشق و محبت پایا جاتا ہو۔ گویا قدرت نے دونوں طرف کی محبت و عشق کی چابی مرد کے اختیار میں دے رکھی ہے۔

سوال نمبر ۵۴: مہربانی کر کے مرد اور عورت کے فرق کو مختصر طور پر بیان فرمائیں؟

جواب: بہر حال مرد اور عورت کا سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ مرد خود عورت کے وجود کا محتاج ہے اور عورت مرد کے دل کی محتاج ہے۔ مرد کی دلی حمایت اور قلبی لطف و عنایت عورت کے لئے اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے بغیر عورت کے لئے شادی بیاہ کی زندگی ناقابل برداشت ہے۔

سوال نمبر ۵۵: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا گھریلو فریضہ، دینی اور سماجی فرائض کے جیسا ہے؟

جواب: جی ہاں! گھریلو فریضہ بھی ٹھیک دینی اور سماجی فرائض کے جیسا ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ جان لینا چاہیئے کہ اسلام، گھریلو زندگی کو ایک قدرتی سماج کے طور پر مانتا ہے اور اس قدرتی سماج کے لئے اس نے ایک مخصوص نظام بھی معین کر رکھا ہے اور اس نظام

کی رعایت کرنے کو لازم و ضروری اور اس کی مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا معجزہ یہی نظام اور میکانزم کو معین کرنا ہے۔

سوال نمبر ۵۶: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا گھریلو نظام میں مساوات اور برابری سے بڑھ کر بھی کوئی مسئلہ ہے؟ اور کیا اسلام نے اس مسئلہ کو حل کر دیا ہے؟

جواب: دور حاضر میں مغربی دنیا جس چیز پر اپنے آپ کو فریفتہ اور عاشق دکھاتی ہے وہ ''مساوات اور برابری'' ہے اور یہ لوگ اس بات سے بالکل غافل نظر آتے ہیں کہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے ہی اس مسئلہ کو حل کر دیا ہے۔ گھریلو مسائل کہ جس کا اپنا ایک مکمل نظام ہے، میں مساوات سے بڑھ کر ایک چیز ہے۔ قدرت اور طبیعت نے شہری سماج میں مساوات کا قانون بنایا اور بس! لیکن گھریلو سماج میں قانون مساوات کے علاوہ اور بھی قوانین اس نے بنائے ہیں۔ صرف مساوات کا قانون ہی گھریلو تعلقات کو برقرار نہیں رکھ سکتا، بلکہ اس کے لئے ہمیں گھریلو سماج کے تمام قدرتی اور طبیعی قوانین کو جان لینے کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر ۵۷: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ عورت کے جذبات اور احساسات کا سرچشمہ کیا ہے؟ اور کیا یہ جذبات اور احساسات بچوں اور ان کی تربیت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں؟

جواب: عورت کا وجود مرد کے وجود سے جذبات اور احساسات حاصل کرتا ہے اور عورت اپنے بچوں کو اپنے جذبات کے ابلتے چشمہ سے سیراب کرتی ہے۔ مرد ایک پہاڑ کی طرح ہے اور عورت اس پہاڑ کے دامن میں ایک چشمہ کی حیثیت رکھتی ہے اور ان کے بچے پھول اور کلیوں کے جیسے ہیں۔ چشمہ جب پہاڑ سے بارش کا پانی حاصل کرتا اور اسے اپنے اندر جذب کرتا ہے، تبھی وہ اس پانی کو صاف و شفاف صورت میں باہر نکالتا اور پھول اور کلیوں کو سرسبز و شاداب اور خوش و خرم کر دیتا ہے۔ اگر بارش پہاڑوں پر نہ برسے، یا پہاڑوں کی ایسی حالت ہو کہ پانی جذب نہ ہو سکے تو چشمہ خشک ہو کر رہ جائے گا اور

پھول اور کلیاں مرجائیں گی۔

سوال نمبر ۵۸: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ مرد اور عورت اور ان کے تعلقات کے درمیان کس طرح کی صلح و آشتی ان کی سعادت و نیک بختی کا باعث بنتی ہے؟

جواب: ازدواجی زندگی میں صلح و آشتی اسی طرح برقرار ہونی چاہیئے کہ جس طرح ماں باپ اور بچوں کے درمیان صلح و آشتی برقرار ہوتی ہے کہ جو فداکاری، بخشش، ایک دوسرے کی تقدیر کے ساتھ محبت اور وابستگی، دو ہونے کی دیوار توڑنے، دوسرے کی سعادت اور نیک بختی کو اپنی سعادت اور نیک بختی سمجھنے اور دوسرے کی بدبختی کو اپنی بدبختی سمجھنے کے برابر ہے۔ اور یہ اس صلح و آشتی سے مختلف ہے کہ جو دو دوستوں، دو شریکوں، دو ہمسایوں یا دو ہمسایہ ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۵۹: مہربانی کر کے سیاسی، سماجی اور گھریلو صلح و دوستی کے بارے میں اپنی رائے بیان فرمائیں اور کیا یہ سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں یا یکساں ہیں؟

جواب: مغربی نقطہ نظر کے مطابق گھریلو صلح و دوستی اور سیاسی و سماجی صلح کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ مغربی لوگ جس طرح دو ملکوں کی سرحدوں پر اپنی فوج تعینات کر کے صلح برقرار کرتے ہیں، اسی طرح وہ چاہتے ہیں کہ مرد اور عورت کی زندگی کی سرحدوں پر عدالت اور کورٹ کی طاقت کے ذریعہ صلح و دوستی برقرار کریں اور یہ لوگ اس بات سے غافل ہیں کہ گھریلو زندگی کی بنیاد سرحدوں کو درمیان سے ہٹانے اور وحدت برقرار کرنے اور باقی دوسری کسی بھی طاقت کو اجنبی شمار کرنے میں ہی ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۶۰: آپ کی نظر میں کیا اسلام، طلاق کو تاخیر میں ڈالتا ہے؟ کیا یہ دوسری مشکلات پیدا ہونے کا سبب تو نہیں بنتا؟

جواب: اسلام ہر اس چیز کا استقبال کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ مرد کو طلاق دینے سے روکا جا سکے۔ اسلام نے جان بوجھ کر طلاق کے لئے کچھ ایسے شرائط اور قوانین بنائے ہیں کہ جو قدرتی طور پر طلاق کے تاخیر میں پڑ جانے اور معمولاً طلاق دینے کے ارادے

سے پھر جانے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام اس بات کے باوجود کہ طلاق کے صیغے پڑھنے والے اور اس بات پر گواہ رہنے والے افراد کو اس بات کی سفارش کرتا ہے کہ مرد کو طلاق دینے کے ارادے سے روک لیں، طلاق کو صرف ایسی صورت میں صحیح حساب کرتا ہے کہ جب طلاق دو عادل گواہوں کی شہادت میں پڑھا جائے۔ ظاہر سی بات ہے کہ اتنی رکاوٹیں اور موانع کھڑے کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ اس درمیانی مدت میں وہ کدورتیں اور ناراضگیاں دور ہو جائیں کہ جو طلاق دینے کا باعث بنی ہیں اور اس طرح مرد اور عورت اپنی معمول کی زندگی پھر سے شروع کر دیں۔

سوال نمبر ۶۱: مہربانی کر کے آپ ان فیصلوں کے بارے میں اپنی رائے بیان فرمائیں کہ جو طلاق کے لئے لئے جاتے ہیں؟ کیا آپ کی نظر میں ان میں سے اکثر فیصلے غلط نہیں ہیں؟

جواب: وہ تمام فیصلے جو طلاق کے لئے لئے جاتے ہیں وہ شادی بیاہ کی حقیقی موت کی علامت نہیں ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہوں کہ طلاق کی خاطر لئے جانے والے تمام فیصلے مرد کے شعلۂ محبت کے مکمل طور پر خاموش ہو جانے اور عورت کے اپنے قدرتی اور فطری درجہ سے گر جانے اور مرد کا عورت کی حفاظت کے لئے نا اہل ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ اکثر یہ فیصلے ایک غصہ، غفلت یا غلطی کی وجہ سے لئے جاتے ہیں۔ سماج میں اگر کچھ ایسے اقدامات اٹھائے جائیں کہ جس کے ذریعہ غفلت اور غصہ کی حالت میں لئے جانے والے فیصلوں پر عمل درآمد سے روکا جا سکے تو یہ بہترین اقدام ہے اور اسلام اس کا استقبال کرتا ہے۔

سوال نمبر ۶۲: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا قانونی عدالتیں دفتر طلاق کے مسئولین کو طلاق جاری کرنے سے روک سکتی ہیں؟

جواب: قانونی عدالتیں سماجی نمائندوں کی حیثیت سے دفتر طلاق کے ذمہ داروں کو طلاق جاری کرنے سے روک سکتی ہیں لیکن صرف تب تک، جب تک کہ عدالت کی

طرف سے میاں بیوی کے درمیان صلح و دوستی کرنے کی کوشش کے ناکام ہونے کی سند جاری نہ ہوجائے۔ عدالت میاں بیوی کے درمیان صلح و دوستی کرنے کی کوشش کا عمل انجام دے گی اور جب عدالت پر یہ بات واضح ہوجائے کہ اب ان دونوں کے درمیان صلح و دوستی کا امکان ختم ہو چکا ہے تو وہ صلح و دوستی کے ناممکن ہونے کی سند جاری کرکے اسے طلاق کے دفتروں میں بھیج دے گی اور اس طرح طلاق کے دفتر اپنی کاروائی انجام دے سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۶۳: کیا آپ کی نظر میں طلاق کا مسئلہ عورت کے اقتصادی عدم استقلال سے مربوط ہے؟

جواب: بہرحال مقصد یہ ہے کہ عورت کے بے گھر ہونے کی مشکل قانون طلاق سے مربوط نہیں ہے اور قانون طلاق کے بدلنے سے اس میں کوئی اصلاح نہیں ہوگی۔ یہ مشکل عورت کے اقتصادی استقلال اور عدم استقلال سے وابستہ ہے اور اسلام نے اس بات کو حل کردیا ہے۔

سوال نمبر ۶۴: مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ اسلام نے طلاق کا حق مرد ہی کو کیوں دیا ہے؟ کیا یہ عورت کے حق میں ناانصافی نہیں ہے؟

جواب: اس بات کی علت کہ اسلام نے طلاق کا حق مرد ہی کو دیا ہے، یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو صاحب ارادہ و آرزو نہیں سمجھا ہے اور اسے ایک چیز شمار کرتا ہے نہ کہ شخص۔ اسلام نے مرد کو عورت کا مالک قرار دیا ہے اور قدرتی طور پر یہ حکم بھی اس پر نافذ ہوگا کہ (الناس مسلطون علیٰ اموالھم) لوگوں کو اپنے مال پر پورا اختیار ہے، اور مرد کو یہ حق پہونچتا ہے کہ جب چاہے اپنے مال کو چھوڑ دے۔ تو معلوم ہوا کہ اسلام کی منطق مرد کے مالک ہونے اور عورت کے مملوک اور چیز ہونے پر مبنی نہیں ہے بلکہ اسلام کی منطق ان مصنفوں کی فکری سطح سے بہت بلند اور کافی دقیق ہے۔ اسلام نے وحی کے سایہ میں گھریلو نظام اور خاندانی بنیادوں سے متعلق ایسے ایسے نکات اور رموز دریافت کئے ہیں کہ اب سائنس چودہ سو سال بعد ان کے نزدیک پہنچنے کو کوشش کررہی ہے۔

سوال نمبر ۶۵: کیا آپ کی نظر میں طلاق ایک قسم کی رہائی اور شادی بیاہ ایک طرح کا قبضہ ہے؟

جواب: جی ہاں! جہاں پر شادی بیاہ قبضہ کے معنی رکھتا ہے تو وہاں پر طلاق، رہائی ہی ہے۔ اگر آپ تمام طرح کے جنس نر اور مادہ کی جوڑی داری کو بدل سکتے ہیں اور شادی بیاہ کی قدرتی اور طبیعی حالت کو قبضہ کی صورت سے خارج کر سکتے ہیں، اگر آپ جنس نر اور جنس مادہ، چاہے انسان ہو یا حیوان، کے تعلقات میں ایک دوسرے کے کردار کو ایک دوسرے میں تبدیل کر سکتے ہیں اور قانون طبیعت اور فطرت کو بدل سکتے ہیں تو طلاق کو بھی رہائی کی صورت سے خارج کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۶۶: کیا آپ کی نظر میں عقد ضروری ہے؟ اور کیا دونوں طرف میں سے کوئی ایک اس کو توڑ سکتا ہے؟

جواب: یہ جو کہتے ہیں کہ فطری طور پر عقد و بیاہ ضروری ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ خاص مواقع کے علاوہ میاں بیوی میں سے کوئی بھی اسے توڑنے کا حق نہیں رکھتا ہے اگر کہیں پر عقد ٹوٹ جائے (فسخ ہو جائے) تو اس کے تمام آثار بھی ختم ہو جاتے ہیں اور مکمل طور پر وہ نابود ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کہ جب عقد فسخ ہوتا ہے اور ٹوٹ جاتا ہے تو مہر سمیت اس کے تمام آثار بھی رفو چکر ہو جاتے ہیں اور عورت کو مہر کے مطالبہ کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے اور اسی طرح دوران عدت کا نان ونفقہ بھی اس کا حق نہیں بنتا بر خلاف طلاق کے کہ طلاق زوجیت اور ہمسری کے روابط کو ختم تو کر دیتا ہے لیکن عقد و نکاح کے تمام آثار ختم نہیں ہو جاتے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ طلاق، عقد و بیاہ کے تمام آثار کو مٹا نہیں سکتا حالانکہ اگر شادی بیاہ فسخ ہو جائے اور کسی علت کے سبب ٹوٹ جائے تو عورت کو مہر کا بھی حق نہیں بنتا ہے۔

سوال نمبر ۶۸: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا حق طلاق، عقد و بیاہ کے لازمی ہونے سے منافات رکھتا ہے یا نہیں؟

جواب: طلاق کا مطلب فسخ (ٹوٹ جانا) نہیں ہوتا حق طلاق، عقد و بیاہ کے

لازمی ہونے سے منافات نہیں رکھتا ہے۔ اسلام دو چیزوں کا قائل ہے: ایک حق طلاق اور ایک حق فسخ۔

حق فسخ اس وقت نافذ ہوتا ہے کہ جب مرد یا عورت کے اندر کچھ عیوب اور نقائص پائے جاتے ہوں (اور عقد نکاح کے وقت وہ عیوب چھپائے گئے ہوں اور وہ بعد میں ظاہر ہوں) یہ حق مرد کو بھی ملا ہے اور عورت کو بھی! برخلاف طلاق کے کہ جو مر جانے یا گھریلو زندگی کے بے جان ہو جانے کی صورت میں انجام پاتا ہے اور یہ حق صرف مرد کو ہی حاصل ہے۔

سوال نمبر ۶۸: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا طلاق کی روک تھام کے لئے دوسری اقوام میں بھی قوانین مرتب کئے گئے ہیں یا نہیں؟

جواب: دنیا کے بعض قوانین میں طلاق کی روک تھام کے لئے جرمانہ رکھا جاتا تھا مجھے نہیں معلوم دنیا کے آج کل کے قوانین میں اس طرح کا قانون ہے کہ نہیں، لیکن ایسا لکھتے ہیں کہ روم کے عیسائی بادشاہان ایسے شوہر کو سزا دیا کرتے تھے کہ جو بغیر کسی علت کے اپنی بیوی کو طلاق دیدے۔ ظاہر سی بات ہے کہ یہ بھی ایک طرح سے گھریلو بنیادوں کو طاقت کے بل پر قائم رکھنے کی ایک کوشش ہے اور یہ کامیاب اور نتیجہ بخش کوشش نہیں ہو سکتی!

سوال نمبر ۶۹: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ طلاق کا حق کیوں مرد کو ایک طبیعی حق کے طور پر دیا گیا ہے؟

جواب: جی ہاں! یہاں پر ایک بات ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ ہماری ساری باتیں اس بارے میں تھیں کہ طلاق ایک طبیعی حق کی صورت میں مرد سے مخصوص ہے، لیکن یہ بات کہ مرد وکالت کے عنوان سے مکمل طور پر یا صرف بعض مواقع پر اپنی طرف سے یہ حق عورت کو دیدے، ایک الگ مسئلہ ہے کہ جسے اسلامی فقہ نے بھی قبول کیا ہے اور ایران کے دیوانی قانون میں بھی اس کی صراحت کی گئی ہے۔ ایک اور

بات یہ ہے کہ صرف اس لئے کہ مرد اپنی دی ہوئی وکالت سے پھر نہ جائے اور عورت کو دئے گئے اس حق کو واپس سلب نہ کر لے، یعنی بلا عزل وکالت کی صورت اختیار نہ کر لے، معمولاً اس وکالت کو عقد لازم میں ضمنی شرط کی صورت میں قرار دیا جاتا ہے اور اس شرط کے تحت عورت مکمل طور پر یا کچھ خاص مواقع پر کہ جو پہلے سے معین کئے جاتے ہیں، اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے۔ لہٰذا اسلامی فقہ کے اعتبار سے عورت کو طبیعی طور پر طلاق کا حق حاصل نہیں ہے لیکن قراردادی صورت میں اور عقد کے ضمنی شرط کے تحت وہ یہ حق حاصل کر سکتی ہے۔

سوال نمبر ۷۰: مہربانی کر کے طلاق قضائی کی وضاحت کریں؟

جواب: طلاق قضائی وہ طلاق ہے کہ جو نہ شوہر بلکہ قاضی اور جج کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ دنیا بھر کے کافی سارے قوانین میں طلاق دینے کا مکمل اختیار قاضی ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور صرف عدالت ہی طلاق دے سکتی ہے اور میاں بیوی کی جدائی کا حکم صادر کر سکتی ہے۔ ان قوانین کے اعتبار سے یہ تمام طلاقیں، طلاق قضائی ہی ہیں۔ ہم نے گذشتہ چند مقالات میں شادی بیاہ کی روح و معنویت، خاندان کے تشکیل دینے کا مقصد وہدف اور گھریلو ماحول میں عورت کا رتبہ اور اس کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نظریہ کے باطل ہونے کو ثابت کر دیا ہے اور ہم نے یہ بات بھی ثابت کر دی کہ وہ طلاقیں جو معمول کے مطابق اور اپنے طبیعی طریقہ پر واقع ہوتی ہیں، وہ قاضی یا جج کے فیصلہ کے مطابق نہیں ہو سکتیں!

سوال نمبر ۷۱: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو کیا وہ طلاق دینے کے وقت تک اسے ایسے ہی چھوڑ سکتا ہے کہ اس کے اخراجات بھی ادا نہ کرے؟

(مثلاً میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا اور مرد طلاق دینے کا فیصلہ کر لے اور صیغہ طلاق پڑھنے تک کے عرصہ میں مثلاً عورت اپنے میکے یا کسی دوسری جگہ چلی جائے۔ مثال کے طور پر عورت کے گھر سے نکالے جانے اور صیغہ طلاق پڑھے جانے کے درمیان

ایک، دو ماہ یا اس سے زیادہ سال دو سال کا وقفہ گذر جائے تو اتنی مدت کے دوران عورت کے اخراجات کا کیا ہوگا؟)

جواب: طلاق مرد کا ایک قدرتی حق ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں لیکن! اس شرط کے ساتھ کہ عورت کے ساتھ اس کے تعلقات معمول کے مطابق برقرار رہنے چاہئیں۔ شوہر کے اپنی بیوی کے ساتھ معمول کے تعلقات یہ ہیں کہ اگر اسے اپنی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے تو خوب اچھی طرح اس کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ اسکے تمام حقوق ادا کرنے ہوں گے، اس کے ساتھ حسن معاشرت اور نیک سلوک روا رکھنا ہوگا اور اگر اس کے ساتھ زندگی کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو بہترین اور نیک رویہ کے ساتھ اسے طلاق دیدے اور اسے طلاق دینے سے منہ نہ پھیرے، شکر گذاری کے طور پر کچھ مبلغ دینے کے علاوہ اس کے تمام واجب حقوق کو ادا کرے:

وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

اور انھیں کچھ مال و متاع دیدو، مالدار اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق ۔ یہ متاع مناسب مقدار میں ہونا ضروری ہے۔ اور اس کیساتھ ہی شادی بیاہ کے رشتہ کو ختم شدہ اعلان کردے۔

سوال نمبر 72: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ معمول کے مطابق طلاق کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: معمول کے مطابق طلاق کو طبیعی ولادت سے normal delievery تشبیہ دی گئی ہے کہ طبیعی ولادت خود بخود اپنے معمول کے مراحل طے کرتی ہے لیکن ایسے شخص کی طلاق کہ جو نہ اپنے واجب حقوق اور delievery) وظائف کو پورا کرتا ہے اور نہ ہی عورت کو طلاق دینے کی بات مانتا ہے، اس غیر طبیعی ولادت سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جو ایک سرجن ڈاکٹر کے ذریعہ آپریشن کر کے بچہ کو ماں کے

پیٹ سے نکالا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۷۳: طلاق کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ اور کیا یہ نظریہ دقیق ہے؟

جواب: بندہ حقیر کے عقیدے کے مطابق اس طرح کا تفکر اسلام کے مسلم اصولوں کے ساتھ مکمل طور پر تضاد رکھتا ہے۔ وہ دین جو ہمیشہ عدل و انصاف کا دم بھرتا ہے اور ''قائم بالقسط'' یعنی عدالت و انصاف کی برتری کو تمام انبیائے کرام کا بنیادی ہدف اور مقصد شمار کرتا ہے:

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِالۡبَیِّنٰتِ وَاَنۡزَلۡنَا مَعَهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡمِیۡزَانَ لِیَقُوۡمَ النَّاسُ بِالۡقِسۡطِ ۚ

''بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ مبعوث کیا اوران پر کتاب اور میزان نازل کردی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان عدل وانصاف برقرار کریں۔ [1]

تو ایسی صورت میں کس طرح یہ دین اتنے بڑے اور آشکار ظلم وستم کے لئے چارہ اندیشی نہ کرے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اسلام اس طرح سے اپنے قوانین بنائے کہ جس کا نتیجہ ہی یہ نکلے کوئی بیچارہ انسان کینسر کے مریض کی طرح درد ورنج اٹھائے یہاں تک کہ مرجائے۔

سوال نمبر ۷۴: مہربانی کرکے طلاق کے سلسلہ میں زوجین کے حقوق سے متعلق وضاحت فرمائیں اوراس سلسلہ میں قرآن کی نظر بھی بیان کریں؟

جواب: چنانچہ اگر آپ قرآن کے اس جملہ کی طرف ملاحظہ فرمائیں گے کہ:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ

طلاق دو مرتبہ دی جائے گی اس کے بعد یا نیکی کے ساتھ روک

[1] سورۂ الحدید: ۲۵

لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ آزاد کر دیا جائے گا۔ [1]

یہ ایک کلی اصول اور عمومی قاعدہ ہے کہ جس کے دائرہ میں قرآن کریم نے حقوق زوجیت کو مقرر کیا ہے، لہٰذا اسلام اس اصول کی بنا پر اور خاص طور سے اس جملہ کی تاکید کے ساتھ کہ:

وَلَا تُمۡسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوا ۚ

اور خبردار! نقصان پہنچانے کی غرض سے انہیں نہ روکنا کہ ان پر ظلم کرو، ہرگز کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ ایک مرد، خدا کو بے خبر جان کر اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھائے اور ایک عورت کو نہ صرف اس کے ساتھ زندگی کرنے کے لئے بلکہ اسے تنگ کرنے اور اذیت پہونچانے اور اس بات سے روک تھام کے لئے کہ یہ کسی اور مرد کے ساتھ شادی نہ کرنے پائے، اسے اپنے عقد ازدواج ہی میں باندھے رکھے۔

سوال نمبر ۷۵: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا خداوند عالم نے شادی کے سلسلہ میں مردوں سے یہ اعتراف لیا ہے کہ وہ عورت کی خوب دیکھ بھال کریں؟

جواب: سورۂ نساء کی آیت نمبر اکیس (۲۱) میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ:

وَكَيۡفَ تَأۡخُذُونَهٗ وَقَدۡ اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ وَّاَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ﴿۲۱﴾

اور جو مہر تم لوگوں نے اپنی بیویوں کو دیدیا ہے، زور زبردستی کر کے اور تنگ دستی میں قرار دے کر، تم کس طرح ان سے وہ واپس لوگے جب کہ تمہیں ایک دوسرے کے ساتھ وصال بھی حاصل ہو چکا ہے، حالانکہ ان عورتوں نے تم سے بہت سخت قسم کا عہد و پیمان لے رکھا ہے۔

تمام شیعہ اور سنی مفسرین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بہت سخت قسم کا

---

[1] سورۂ البقرہ: ۲۲۹

عہد و پیمان'' سے مراد خدا کا وہ عہد و پیمان ہے کہ جو اس نے

فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ

یعنی نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ آزاد کر دیا جائے گا، کے جملہ سے مردوں سے لیا ہے یعنی وہی عہد و پیمان کہ جس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''شادی کے وقت مرد کو اس بات کا اعتراف اور اقرار کرنا چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا یا حسن سلوک کے ساتھ اسے آزاد کر دے گا۔''

سوال نمبر ۷۶: کیا آپ کی نظر میں اسلام نے خود خواہ اور زبردستی کرنے والے مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ نامناسب سلوک روا رکھنے کی اجازت دی ہے؟

جواب: شیخ طوسی اپنی کتاب ''خلاف'' کی جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۱۸۵ پر ''عنہ'' یعنی مرد کی جنسی ناتوانی پر اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ مرد ''عنین'' ہے اور جنسی توانائی نہیں رکھتا اور عورت عقد کو فسخ کرنے کا خیال رکھتی ہو تو فقہاء و مجتہدین اس بات (فسخ عقد) پر اجماع اور اتفاق رائے رکھتے ہیں''۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ: اور نیز اس آیت سے بھی استدلال ہوا ہے کہ:

فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ

یا نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ اسے آزاد کر دے گا۔ اور عنین شخص چونکہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نیکی کے ساتھ دیکھ بھال کر سکے، لہٰذا اسے حسن سلوک کے ساتھ اسے آزاد کر دینا چاہئے۔ ان باتوں سے بہترین انداز اور قاطعیت کے ساتھ یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اسلام نے ہرگز خود خواہ اور زبردستی کرنے والے مرد کو اس بات کی اجازت نہیں دی ہے کہ وہ حق طلاق کا ناجائز فائدہ اٹھائے اور عورت کو ایک قیدی کے عنوان سے اپنے پاس رکھے۔

سوال نمبر ۷۷: جنسی کمیونزم (آزاد جنسی تعلقات) سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ جنسی تعلقات دونوں طرف سے آزاد ہوں اور کسی خاص طرف کے ساتھ مخصوص نہ ہوں، یعنی نہ ہی کوئی مرد کسی ایک خاص عورت کے ساتھ مخصوص ہو اور نہ ہی ایک عورت کسی ایک خاص مرد کے ساتھ مخصوص ہو۔ یہ وہی مفروضہ ہے کہ جسے ''جنسی کمیونزم'' کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جنسی کمیونزم گھریلو زندگی کے افکار کے برابر ہے۔ حالانکہ خود تاریخ یا ماقبل تاریخ سے متعلق مفروضات میں بھی یہ بات نہیں ملتی کہ انسان کسی زمانے میں گھریلو زندگی کے بغیر رہا ہو اور جنسی کمیونزم کا اس زمانہ میں رواج پایا جاتا ہو۔ جس چیز کو ان لوگوں نے آزاد جنسی تعلقات کا نام دیا ہے اور اس بات کے مدعی ہیں کہ بعض وحشی قبائل کے درمیان اس طرح کا رواج پایا جاتا تھا، جی ہاں! لیکن وہ مخصوص گھریلو زندگی اور جنسی کمیونزم کی ایک درمیانی حالت تھی۔ کہتے ہیں کہ بعض قبائل میں اس طرح کی رسم تھی کہ چند بھائی مل کر چند بہنوں کے ساتھ مخلوط شادی کرتے تھے یا ایک قبیلہ کے مردوں کی ایک جماعت مشترکہ طور پر دوسرے قبیلہ کی عورتوں کے ساتھ شادی بیاہ کرتے تھے۔

سوال نمبر ۷۸: مہربانی کر کے چند شوہری نظام پر ہونے والے بنیادی اعتراض کو بیان فرمائیں؟

جواب: چند شوہری نظام پر جو سب سے بڑا اور بنیادی اعتراض ہے اور یہی بات سبب بنی ہے کہ یہ رسم عملی طور پر کامیاب نہ رہ سکی، وہ یہ ہے کہ اس میں نسل ونسب مشکوک اور مبہم ہے۔ اس طرح کے شادی بیاہ میں باپ اور بچے کے تعلقات عملی طور پر مشخص اور معین نہیں ہیں، ٹھیک اسی طرح کہ جس طرح جنسی کمیونزم میں باپ اور بچے کے تعلقات نامشخص ہیں اور جس طرح جنسی کمیونزم لوگوں کے درمیان اپنی جگہ نہ بنا سکی، اسی طرح چند شوہری نظام بھی حقیقی انسانی معاشروں میں ناقابل قبول واقع ہوئی کیونکہ جیسا کہ ہم نے گذشتہ ایک مقالے میں اس بات کی وضاحت کر دی کہ گھریلو زندگی اور نئی

نسل کے لئے آشیانہ بنانا اور گذشتہ نسل کو آئندہ کی نسل کے ساتھ مضبوط رشتہ برقرار کرنا اور جوڑ دینا طبیعت انسانی کی فطری خواہش اور قدرتی جذبہ ہے۔

سوال نمبر ۷۹: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ متعدد بیویوں اور چند ہمسری کا رواج کیا دوسرے اقوام و مذاہب میں بھی ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں! چند ہمسری کی ایک دوسری شکل، متعدد بیویاں اور زوجات کا ہونا ہے۔ متعدد بیویوں اور زوجات کا رواج چند شوہری اور جنسی کمیونزم کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب رہا ہے اور یہ رسم نہ صرف وحشی قبائل بلکہ دنیا کے مختلف اقوام اور مذاہب نے اسے قبول کیا ہے۔ دور جاہلیت کے عربوں کے علاوہ یہ رسم و قانون قوم یہود، ساسانیان کے زمانے میں ملت ایران اور بعض دیگر اقوام عالم میں بھی موجود رہا ہے۔ مانٹیسکیو کہتا ہے کہ: ''قوم مالا یو میں تین بیویاں رکھنا جائز ہوتا تھا۔''

سوال نمبر ۸۰: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا اسلام نے چند بیویاں رکھنے کے قانون کو پوری طرح ختم کر دیا ہے؟

جواب: اسلام نے چند شوہری کے مقابلہ میں، چند بیویاں رکھنے کے قانون کو پوری طرح ختم نہیں کیا بلکہ اسے محدود اور مقید (باشرائط) کر دیا۔ یعنی ایک طرف سے تو نامحدودی کو ختم کر دیا اور اس کی حد اکثر کو معین کر دیا کہ حد صرف چار تک ہے اور دوسری طرف اس کے لئے کچھ شرائط اور پابندیاں عائد کر دیں اور ہر شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ متعدد بیویاں رکھے۔ مستقبل میں ہم ان شرائط اور پابندیوں کے بارے میں اور اسی طرح اس بات پر کہ اسلام نے چند بیویوں اور زوجات کے رکھنے کے قانون کو کیوں پوری طرح ختم نہیں کیا، بحث کریں گے۔ عجیب بات یہ ہے کہ قرون وسطیٰ میں اسلام کے خلاف ہونے والا ایک پروپیگنڈا یہ بھی تھا کہ کہتے تھے: پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی بار دنیا میں متعدد بیویوں کی رسم ایجاد کر دی اور اس بات کے مدعی تھے کہ اسلام کی بنیاد متعدد بیویاں ہونے پر ہے اور دنیا کے مختلف اقوام اور ملتوں میں

اسلام نے اسی لئے اتنی جلدی ترقی و پیشرفت کی کہ اس نے متعدد بیویاں رکھنے کی اجازت دے دی اور یہ لوگ اس بات کے بھی مدعی تھے کہ مشرق زمین کے باشندوں کی پسماندگی کا سبب بھی یہی متعدد بیویاں ہونا ہے۔

سوال نمبر ۸۱: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اسلام نے زوجات کی تعداد کو کیوں مشخص اور معین کر دیا؟ کوئی خاص علّت؟

جواب: عربوں کے درمیان بیویوں کی تعداد کا کوئی حساب و کتاب نہیں تھا۔
اسلام کی طرف سے بیویوں کی تعداد محدود کرنے اور اس کی حد اکثریت کو
مشخص کرنے سے ان عرب لوگوں کو مشکل پیش آئی کہ جن کی دس دس بیویاں بھی تھیں اور وہ لوگ اپنی چھ بیویوں کو چھوڑ دینے پر مجبور تھے۔

سوال نمبر ۸۲: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ گھریلو تعلقات اور میاں بیوی کے رشتہ میں زور زبردستی کا مسئلہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: انسانی تواریخ کو تشکیل دینے والے عوامل میں سے ایک عامل ''زور زبردستی'' کا مسئلہ ہے اور میں اس بات کا منکر نہیں ہوں۔ میں اس بات کا بھی منکر نہیں ہوں کہ طول تاریخ میں مرد نے عورت کے خلاف اپنی زور آزمائی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے، لیکن میں اس بات کا معتقد ہوں کہ میاں بیوی کے گھریلو تعلقات میں دخیل عوامل کو بالخصوص تشریح و توجیہ کرنے میں صرف زور زبردستی کے عامل پر ہی منحصر کرنا، تنگ نظری ہے اور بس!

سوال نمبر ۸۳: مہربانی فرما کر چند شوہری نظام کے شکست کے اسباب و عوامل کو بیان فرمائیں؟

جواب: چند شوہری نظام کے شکست کے اسباب و عوامل یہ ہیں کہ یہ چیز نہ مرد کی طبیعت کے موافق ہے اور نہ ہی عورت کی طبیعت سے میل کھاتی ہے۔ مرد کی طبیعت کے موافق اس لئے نہیں کہ اول یہ بات مرد کے انحصار طلبی کے جذبہ کے ساتھ ناسازگار

ہے اور دوم یہ اطمینان پدری کے اصول کے مخالف ہے۔ اپنے فرزند کے ساتھ محبت اور ہمدردی انسان کی فطرت اور طبیعت ہے۔ انسان فطری اور طبیعی طور پر اولاد اور بڑی نسل کا خواہاں ہے، اور وہ گذشتہ اور آئندہ کی نسل کے ساتھ اپنے تعلقات کو مشخص اور اطمینان بخش دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے یہ جاننا از حد ضروری ہوتا ہے کہ وہ کس بچے کا باپ ہے اور خود کس باپ کی اولاد ہے۔ عورت کا چند شوہری ہونا انسان کے اس فطری جذبے اور طبیعت سے ناسازگار ہے۔ برخلاف چند بیویوں والے مرد کے کہ اس حساب سے اس میں مرد ہی کا نقصان ہے نہ کہ عورت کا۔

سوال نمبر ۸۴: مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ اسلام نے مردوں کو چند بیویاں رکھنے کی اجازت تو دیدی لیکن عورتوں کو چند شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟

جواب: کہتے ہیں کہ عورتوں کی ایک جماعت (تقریباً چالیس افراد) ایک جگہ جمع ہوئی اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں کہ: اسلام نے مردوں کو چند بیویاں رکھنے کی اجازت کیوں دی ہے لیکن عورتوں کو چند شوہر کرنے کی اجازت نہیں دی؟ کیا یہ ایک نامناسب امتیازی سلوک نہیں ہے؟ حضرت علی علیہ السلام نے حکم دیا کہ پانی سے بھری پیالیاں لائی جائیں، پیالیاں لاکر ہر ایک عورت کو ایک پیالی دے دی گئی اس کے بعد مولا نے فرمایا کہ ایک ایک کر کے اپنی تمام پیالیوں کو مجلس کے بیچوں بیچ رکھے ایک بڑے برتن میں خالی کر دو۔ سب نے حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اب تم لوگ اس بڑے برتن سے اپنا اپنا ڈالا ہوا پانی واپس اپنی پیالیوں میں بھر دو، لیکن اس بات کا خیال رہے کہ ٹھیک وہی پانی جو تمہاری پیالیوں میں تھا، دوبارہ اس کو اٹھانا ہے نہ کہ مخلوط پانی یا کسی دوسری پیالی کا پانی سب نے مل کر کہا کہ: یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ سب پیالیوں کا پانی تو ایک دوسرے کے پانی کے ساتھ مخلوط ہو چکا ہے اور اس کو اب الگ الگ کرنا ناممکن ہے۔ امام علی علیہ السلام نے فرمایا کہ: اگر ایک عورت کے ایک ساتھ چند شوہر ہوں تو خواہ ناخواہ ان سب کے ساتھ

اسے ہمبستر ہونا پڑے گا اور پھر وہ عورت حاملہ ہو جائے گی لیکن یہ جو بچہ اب دنیا میں آئے گا اس کو کون تشخیص دے سکتا ہے کہ یہ کس کا بچہ ہے؟ اور کس شوہر سے متعلق ہے؟ چند مرد اور شوہر ہونے کے اعتبار سے یہ مشکل ہے۔

سوال نمبر ۸۵: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ عورتیں چند شوہر ہونے سے کیوں نفرت کرتی ہیں؟

جواب: کیونکہ عورت چند شوہری نظام میں ہرگز مرد کی فدکاری، حمایت اور مخلصانہ محبت و ہمدردی کو اپنی طرف نہ کھینچ سکی۔ لہٰذا فحاشی کی طرح چند شوہری بھی عورت کے لئے قابل نفرت چیز ہے۔

المختصر یہ کہ چند شوہری نہ مرد کے نفسانی رجحانات اور دلی خواہشات سے میل کھاتی ہے اور نہ ہی عورت کے نفسانی خواہشات اور دلی رجحانات سے۔

سوال نمبر ۸۶: مہربانی فرما کر جنسی اشتراکیت کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب: جنس اشتراکیت اور دونوں طرف سے قید و بند کا ختم ہو جانا کہ جہاں نہ کوئی عورت کسی خاص مرد کے لئے ہو اور نہ ہی کوئی خاص مرد کسی خاص عورت کے لئے ہو، افلاطون کی تجویز تھی، لیکن نہ صرف یہ کہ حکماء طبقہ یعنی حکمائے فلسفہ اور فلسفی حکمرانوں نے افلاطون کی تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا بلکہ خود افلاطون بھی اپنے اس عقیدے سے پھر گیا۔

سوال نمبر ۸۷: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا چند بیویاں ہونا مرد کے لئے امتیاز مانا جاتا تھا؟

جواب: شاید چند بیویاں ہونا مرد کے لئے امتیاز مانا جا سکتا تھا لیکن چند شوہر ہونا ایک عورت کے لئے ہرگز امتیاز شمار نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے۔ اس فرق کی علت یہ ہے کہ مرد خود عورت کی ذات کا طالب ہوتا ہے لیکن عورت مرد کی فداکاری اور اس کے دل کی خواہاں ہوتی ہے۔ جب تک خود عورت کا وجود مرد کے اختیار میں ہے تو مرد کو

اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی اگر عورت کا دل بھی ٹوٹے۔ لہٰذا چند بیویاں ہونے میں مرد اس بات کو اہمیت نہیں دیتا اگر عورت کا دل اور اس کی مہر و محبت اس کے ہمراہ نہ ہو لیکن عورت کے لئے مرد کی ہمدردی، اس کے جذبات اور اس کا دل بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اگر وہ اس چیز کو کھو بیٹھی تو گویا سب کچھ اس نے کھو دیا۔

سوال نمبر ۸۸: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں کتنے عناصر دخل انداز ہوتے ہیں؟

جواب: شادی بیاہ کے معاملہ میں دو عناصر دخل انداز ہیں: ایک مادی اور دوسرا معنوی۔ شادی بیاہ کا مادی عنصر اس کا جنسی پہلو ہے کہ جو جوانی میں اپنے اوج اور جوش میں ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ کم اور آرام ہو جاتا ہے اور اس کا معنوی پہلو وہ پر خلوص اور رقیق جذبات ہیں جو ان لوگوں کے درمیان حکم فرما ہوتے ہیں اور اتفاق سے جتنا جتنا وقت گذرتا جاتا ہے اتنا ہی یہ پہلو بھی قوی ہوتا جاتا ہے۔ عورت اور مرد کے درمیان ایک فرق یہ بھی ہے کہ یہ دوسرا عنصر عورت کے لئے پہلے عنصر کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے، برخلاف مرد کے۔

شادی بیاہ کا معاملہ عورت کے لئے زیادہ تر معنوی پہلو کا حامل ہوتا ہے اور مرد کے لئے مادی پہلو کا حامل ہوتا ہے یا کم از کم مرد کے لئے شادی بیاہ کے مادی اور معنوی دونوں پہلو ایک جیسے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۸۹: مہربانی فرما کر چند بیویاں رکھنے کی اچھائیاں اور برائیاں بیان فرمائیں؟

جواب: مرد کی ناقابل انکار ہوس پرستی اور مکمل غلبہ ہی صرف چند بیویوں کے رسم کی پیدائش کا موجب نہیں بنی ہے بلکہ ضرور اور بھی دوسرے عوامل اور اسباب اس میں دخالت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہوس پرست مرد کے لئے چند بیویوں کے بوجھ اٹھانے جیسے سر درد سے آسان اور بہتر راستہ یہ ہے کہ اپنی رنگین مزاجی کی خواہش کو عورتوں کے ساتھ

آزاد عشق و دوستی کے ذریعہ پورا کرے بغیر اس کے کہ اپنی مطلوبہ عورت کو اپنی بیوی بنائے اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کے تئیں کوئی مسئولیت یا ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے لہٰذا جن معاشروں میں چند بیویاں رکھنے کا رواج پایا جاتا رہا ہے یا تو وہاں پر ہوس پرست مرد کے لئے آزاد عشق بازی اور عورت دوستی کی راہ میں سماجی اور معاشرتی رکاوٹیں رہی ہیں کہ جس کی وجہ سے ہوس پرست مرد اپنی تنوع طلبی اور رنگین طبیعت کی خاطر قانونی طور پر عورت کی ہمسری اور بچوں کی پدری ذمہ داری جیسی بڑی قیمت چکانے پر مجبور ہوا ہے اور اگر یہ علت صحیح نہیں ہے تو مرد کی ہوس پرستی اور رنگین مزاجی کے علاوہ ہمیں دوسرے کچھ جغرافیائی، اقتصادی یا اجتماعی علل و اسباب کو فرض کرنا پڑے گا کہ جن کی وجہ سے چند بیویوں کا رواج پایا جاتا رہا ہے۔

سوال نمبر ۹۰: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویاں رکھنے کی رسم میں جغرافیائی علل و اسباب کا بھی کچھ رول ہے؟

جواب: مینٹسکیو اور گوستاویل لوبن نے اس میں جغرافیائی علل و اسباب کے رول پر بہت زیادہ تاکید کی ہے۔ ان مفکرین کے خیال میں مشرق زمین کی آب و ہوا کا تقاضا ہی کچھ اس طرح کا ہے کہ یہاں پر چند بیویوں کی رسم پائی جائے۔ ان لوگوں کے کہنے کے مطابق مشرق زمین کی عورت بہت جلد بالغ ہو جاتی ہے اور بہت جلد بڑھا بھی جاتی ہے اور یہ اس بات کا سبب بنتی ہے کہ مرد دوسری اور تیسری بیوی کی ضرورت محسوس کرے۔ اس کے علاوہ مشرق زمین کی آب و ہوا میں پلا بڑھا مرد جنسی طاقت کے اعتبار سے کچھ اس طرح کی طبیعت کا مالک ہے کہ ایک عورت اس کو راضی نہیں کر پاتی۔

سوال نمبر ۹۱: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا مشرق زمین میں چند بیویوں سے متعلق ان مغربی لوگوں کے خیالات صحیح ہیں؟

جواب: میں یہاں پر ضروری سمجھتا ہوں کہ قرون وسطیٰ کے دور میں مغرب زمین میں پائی جانے والی چند بیویوں کی رسم کے متعلق تھوڑی وضاحت کروں کہ جسے

مغرب زمین کے مورخ نے نقل کیا ہے تاکہ قارئین محترم اور ان تمام لوگوں کہ جو مشرق زمین کو چند بیویوں یا کبھی کبھی طوائف خانہ کا نام دیتے ہیں اور مغرب زمین کے مقابلہ میں اسے مشرق زمین کے لوگوں کے لئے ذلت و رسوائی شمار کرتے ہیں، کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو کچھ مشرق زمین میں موجود رہا ہے وہ اپنے تمام عیوب اور نقائص اور قابل رسوا پہلوؤں کے بعد بھی مغرب زمین کے ان وقائع اور حوادث سے لاکھ درجہ فضیلت رکھتا ہے کہ جو وہاں گذری ہے یا اب بھی گذر رہی ہے۔

سوال نمبر ۹۲: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویاں رکھنے کا قانون توریت اور دین مسیح میں بھی آیا ہے یا نہیں؟

جواب: یہ بات قابل ذکر ہے کہ مغربیوں کے درمیان شرعی طور پر چند بیویوں کا رواج نہ ہونا، چاہے ٹھیک ہو یا چاہے غلط، مذہب مسیح سے متعلق نہیں ہے۔ اصل میں دین مسیح چند بیویوں کے رسم کو منع نہیں کرتا بلکہ چونکہ حضرت عیسیٰ مسیح نے تورات کے قوانین واحکام کی تائید کی ہے اور توریت میں چند بیویوں کی رسم کو باضابطہ طور پر قبول کیا گیا ہے لہٰذا ہم یہ کہیں گے کہ اصل دین مسیح میں چند بیویوں کی تجویز دیدی گئی ہے اور یہاں تک کہ کہا گیا ہے قدیم مسیحی لوگ چند بیویاں رکھتے تھے پس مغرب زمین والوں کا شرعی اور قانونی طور پر چند بیویوں کی رسم سے پرہیز کرنا کچھ دوسرے علل واسباب کی وجہ سے ہے۔

سوال نمبر ۹۳: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ مذکر اور مونث کے اعتبار سے مردم شماری کس قدر قانون بنانے میں اثر انداز ہوتی ہے؟

جواب: خوش قسمتی سے اس سلسلہ میں آج دنیا میں صحیح اعداد و شمار موجود ہے۔ دنیا کے تمام ممالک ہر چند برس بعد ایک بار مردم شماری کرتے ہیں۔ اس مردم شماری میں کہ جو ترقی یافتہ ممالک میں دقیق اور نہایت ہوشیاری سے انجام پاتی ہے، نہ صرف مجموعی مذکر و مونث کی تعداد حاصل ہوتی ہے بلکہ مختلف میں دونوں جنس کی نسبت کو بھی (Ages)

عمروں واضح طور پر بیان کردیا جاتا ہے۔ مثلاً یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ بیس سے چوبیس سال کے لڑکے کتنی تعداد میں ہیں اور بیس سے چوبیس سال کی لڑکیاں کتنی ہیں اور اس طرح باقی تمام عمروں کے افراد گنے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ اپنی مردم شماری کی سالانہ ڈائری میں اس اعداد وشمار کو ہمیشہ شائع کرتی رہتی ہے اور ظاہراً ابھی تک (۱۹۷۰ء) اس سلسلہ کے سولہ شمارے منظر عام پر آچکے ہیں۔

سوال نمبر ۹۴: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ باوجود اس کے کہ لڑکوں کی پیدائش لڑکیوں سے زیادہ ہے لیکن پھر بھی شادی کے لئے آمادہ اور بالغ لڑکیوں کی تعداد کیوں اتنی زیادہ ہے؟

جواب: ایک دوسری علت کہ جو بنیادی بھی ہے اور اہم بھی، یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ لڑکیوں کی پیدائش لڑکوں سے زیادہ نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس بعض ممالک میں لڑکوں کی ہی پیدائش زیادہ ہے، ہمیشہ جنس مذکر کے افراد جنس مونث کے مقابلے میں حوادث اور موت کا زیادہ شکار رہے ہیں اور نتیجہ میں شادی بیاہ کی عمر میں توازن خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ فرق اور تفاوت بہت واضح اور آشکار ہوتا ہے اور شادی کے لئے آمادہ اور بالغ لڑکیاں، بالغ لڑکوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ عین ممکن ہے کہ مجموعی طور پر مردوں اور عورتوں کی تعداد برابر برابر ہو لیکن شادی کی عمر کے لوگوں میں یہ بات برعکس ہو جاتی ہے اور لڑکے کم اور لڑکیاں زیادہ تعداد میں دکھائی دیتی ہیں۔

سوال نمبر ۹۵: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا چند بیویوں کے مسئلہ کی مغربی ممالک اور گرجا گھروں نے حمایت کی ہے یا نہیں؟

جواب: چند برس پہلے ہم نے اخبار ''روزنامہ ایران'' میں یہ خبر پڑھی کہ جرمن کی بے شوہر عورتوں کہ جو دوسری عالمی جنگ میں جرمن کے زبردست جانی نقصان کے بعد قانونی شوہر اور گھریلو زندگی سے محروم ہو گئیں ہیں، نے باضابطہ طور پر جرمن حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایک بیوی والے قانون کو ختم کردے اور چند بیویاں رکھنے کے

قانون کو نافذ کردے۔ جرمن حکومت نے بھی ایک سرکاری درخواست کے ذریعہ مصر کی ''جامعہ الازہر'' اسلامی یونیورسٹی سے اس کام کا فارمولہ دینے کا تقاضا کیا حالانکہ بعد میں ہم نے سنا کہ ''گرجا'' نے اس تقاضے کی زبردست مخالفت کی اور گرجا نے صرف اس بنا پر کہ یہ فارمولہ ایک اسلامی اور مشرقی فارمولہ ہے، کو عورتوں کے محروم رہنے اور درحقیقت فسق و فحاشی کو چند بیویاں رکھنے کے قانون پر ترجیح دے دی۔

سوال نمبر ۹۶: مہربانی کر کے یہ فرمائیں کہ کیا مردوں کے جان لیوا حوادث عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں کہ جس کی وجہ سے بالغ غیر شادی شدہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے یا نہیں، کچھ دوسرے اسباب و علل ہیں؟ اس بات کی علت کیا ہے؟

جواب: اس بات کی علت بالکل واضح اور روشن ہے اور جنس مرد کے جان لیوا حوادث جنس عورت کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں اور یہ حوادث معمولاً ایسی عمر میں پیش آتے ہیں کہ جب مرد کو گھر کا سرپرست ہونا ہوتا ہے۔ اگر ہم حادثاتی اموات جیسے جنگ و جدال، قتل و غارت گری، سیلاب و طوفان، سڑک حادثات وغیرہ کی طرف ذرا توجہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ ان تمام حوادث اور واقعات میں زیادہ تر مرد لوگ ہی مرتے ہیں اور بہت کم ان میں کوئی عورت دکھائی دیتی ہے۔ چاہے انسان اور انسان کی جنگ ہو یا چاہے انسان اور طبیعت کی جنگ ہو، ہر جگہ مرد ہی زیادہ مرتے ہیں۔

سوال نمبر ۹۷: مہربانی فرما کر شادی شدہ زندگی کے بارے میں وضاحت فرمائیں نیز یہ کہ کیا یہ مرد اور عورت کا قدرتی حق ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی شدہ زندگی انسان کا سب سے بڑا، اصلی اور قدرتی حق ہے۔ مرد اور عورت میں سے ہر ایک گھریلو زندگی کا حقدار ہے، انہیں یہ حق ہے کہ وہ بیوی، شوہر یا اولاد سے بہرہ مند ہوں، ٹھیک اسی طرح کہ جس طرح انہیں کام کرنے کا حق ہے، گھر بنانے کا حق ہے، تعلیم و تربیت سے بہرہ مند ہونے کا حق ہے، حفظان صحت کا استعمال کرنے کا حق ہے اور امن و امان اور آزادی کا حق ہے۔ سماج کو نہ

صرف یہ کہ ان حقوق کو برآوردہ کرنے میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے بلکہ اس کے برعکس ان حقوق سے بہرہ مند ہونے کے لئے اسے زمین ہموار کرنی چاہیئے۔

سوال نمبر ۹۸: عورتوں کی شادی اور بے باپ اولاد کی پیدائش کے سلسلہ میں بر ٹرانڈرسل کے نظریہ کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: برٹرانڈرسل نے اس بات کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے کہ اگر قانونی شادی کی واحد شکل صرف ایک بیوی تک محدود ہو تو بہت ساری عورتیں شادی سے محروم رہ جائیں گی۔ لہٰذا اسی بات کے پیش نظر اس نے ایک تجویز پیش کی، کون سی تجویز؟ اس کی نہایت سادی سی تجویز یہ ہے کہ ان بے شوہر عورتوں کو اس بات کی اجازت دیدی جائے کہ وہ کسی نہ کسی مرد کو اپنا شکار بنائیں (اور ان سے جنسی تعلقات برقرار کریں) تاکہ یہ عورتیں اولاد رکھنے کے حق سے محروم نہ رہنے پائیں اور بے باپ کے اولاد کو جنم دیں۔ اور چونکہ عورت کے رحم یا آغوش میں بچہ ہونے کے سبب اسے مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور معمولاً ایک باپ ہونے کے اعتبار سے مرد، اس عورت کو نان و نفقہ دیتا اور باقی ضرورتیں پوری کرتا ہے، لہٰذا اس کے بدلے حکومت ان بچوں کے لئے باپ کی جانشینی اختیار کرلے اور اس طرح عورتوں کی اقتصادی ضرورتوں کو پورا کرلے۔

اس کے بعد رسل کہتا ہے کہ:

> ''موجودہ برطانیہ میں بیس لاکھ سے زیادہ عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں اور عام رواج (ایک بیوی کے قانون) کے مطابق ان عورتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے ثمر اور غیر شادی شدہ رہنا پڑے گا اور یہ بات ان کے لئے بہت بڑی محرومیت ہے۔''

سوال نمبر ۹۹: مہربانی فرما کر چند بیویوں کے نظام کے بارے میں اسلام کی نظر بیان فرمائیں؟

جواب: اسلام کہتا ہے کہ: اس مشکل کو اس طرح حل کریں کہ ایک ایسا آدمی جو

مالی، اخلاقی اور جسمانی حالات کے اعتبار سے اچھی حالت میں ہو، وہ دوسری بیوی کی ذمہ داری قبول کر لے اور شرعی اور قانونی طور پر اسے اپنی بیوی بنا لے اس طرح کہ اس کے اور پہلی بیوی اور اسی طرح اس کی اولاد اور پہلی بیوی کی اولاد کے درمیان کسی بھی طرح کے تفاوت کے قائل نہ ہو۔ پہلی بیوی کو بھی چاہئے کہ ایک اجتماعی وظیفہ جان کر اپنی بہن کے تئیں اپنے حق سے درگذر کرے اور فداکاری کا مظاہرہ کرے اور اس طرح کے اشتراک اور سوشیلزم کہ جو سوشیلزم کی سب سے اہم قسم ہے، کو قبول کر لے۔

سوال نمبر ۱۰۰: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا برطانیہ میں بھی متعدد بیویاں رکھنے کا رواج پایا جاتا ہے کہ نہیں؟

جواب: آج کل برطانیہ میں متعدد بیویاں رکھنا منع ہے لیکن ہم جنس بازی (مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے) کی رسم وہاں پائی جاتی ہے ان لوگوں کی نظر میں اگر ایک مرد دوسری بیوی لائے کہ جو عورت ہی ہے، وہ جائز نہیں ہے اور اس کا یہ فعل ایک غیر انسانی فعل ہے لیکن اگر یہ دوسری بیوی ''مرد'' ہو تو پھر یہ عمل ایک شرافت مند اور انسانی عمل ہے کہ جو بیسویں صدی کے کے تقاضوں کے عین مطابق ہے دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ برطانیہ کے عاقل اور سمجھدار طبقہ کے فتوے کی رو سے اگر دوسری بیوی کی داڑھی اور مونچھیں ہوں تو پھر متعدد بیویاں رکھنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے! یہ جو کہتے ہیں کہ مغربی دنیا نے گھریلو اور جنسی مسائل کو حل کر دیا ہے اور ہمیں ان کے طریق کار کو اپنانا چاہئے تو اس طرح سے انہوں نے یہ مسائل حل کئے ہیں؟

سوال نمبر ۱۰۱: بعض فلسفی حضرات کے اس بیان سے متعلق کہ مرد کو چند ہمسری پیدا کیا گیا ہے، آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: یقیناً آپ کو یہ بات سن کر تعجب ہوگا کہ مغرب کے اکثر سماجی فلسفیوں اور ماہرین نفسیات کا یہ عقیدہ ہے کہ مرد کو چند ہمسری فطرت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اور ایک بیوی کا ہونا مرد کی طبیعت اور فطرت کے خلاف ہے۔

ویل ڈورانٹ اپنی کتاب "لذت فلسفہ" [1] کے صفحہ ۹۱ پر جنسیات کے اعتبار سے دور حاضر کی آشفتگی کے بارے میں توضیح دینے کے بعد یوں لکھتے ہیں کہ:

"بے شک ان میں سے اکثر اصلاح ناپذیری کے رابطہ کا نتیجہ ہے کہ جو گونا گون ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے اور طبیعت ایک ہی عورت پر اکتفا نہیں کرتی"

سوال نمبر ۱۰۲: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کیا ہم مرد اور عورت کے انسانی حقوق کی برابری کو ان کے حقوق و وظائف کی برابری کے لئے بہانہ قرار دے سکتے ہیں؟

جواب: البتہ ہم اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ مرد اور اور نفسیات کے اعتبار عورت حیاتیات (Biology) سے ایک جیسی حالت رکھتے ہیں بلکہ اس کے برعکس ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ مرد اور عورت کی حیاتیات اور نفسیات بالکل مختلف ہے اور قدرت اور خلقت کو اس اختلاف کا کچھ خاص مقصد اور ہدف تھا لہٰذا ہمیں حقوق اور وظائف کی یکسانیت اور برابری کے لئے مرد اور عورت کے انسانی حقوق کی برابری کو بہانہ قرار نہیں دینا چاہئے۔ شریک حیات کے اعتبار سے بھی مرد اور عورت الگ الگ نفسیات رکھتے ہیں۔ فطری طور پر عورت ایک شوہر چاہتی ہے اور چند شوہر کا تصور اس کے نفسیات سے تضاد رکھتا ہے۔ یعنی عورت کی نفسیات اور اس کی تمنائیں چند شوہری نظام کے ساتھ سازگار نہیں ہیں لیکن اس کے برعکس مرد فطری طور پر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنے کا قائل نہیں ہے اور چند بیویاں ہونا اس کی نفسیات سے تضاد نہیں رکھتی۔ یعنی مرد کی نفسیات اور اس کی تمنائیں چند بیویوں کے ساتھ ناسازگار نہیں ہیں۔

سوال ۱۰۳: کیا اسلام اس نظریہ کا کہ "مرد کی نفسیات ایک بیوی میں محدود ہونے سے ناسازگار ہے" مخالف ہے؟

جواب: ہم اس عقیدے کے مخالف ہیں جو یہ کہتا ہے کہ مرد کی نفسیات ایک

---

[1] پاکستان میں یہ کتاب، لذت فلسفہ کی بجائے نشاط فلسفہ کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

بیوی میں محدود ہونے سے ناسازگار رہے۔ ہم اس نظریہ کے مخالف ہیں جو یہ کہتا ہے کہ مرد کا رنگین مزاج ہونا ''اصلاح پذیر'' ہے۔ ہم اس عقیدے کے سخت مخالف ہیں کہ مرد کے لئے وفاداری ناممکن ہے اور ایک عورت ایک مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے لیکن ایک مرد سب عورتوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۴: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اجتماعی ماحول میں کون سی چیزیں خیانت کا سبب اور باعث بن جاتی ہیں؟

جواب: ہمارے خیال میں مرد کے اندر اجتماعی ماحول ہی خیانت کے اسباب و عوامل پیدا کرتے ہیں نہ کہ خلقت اور طبیعت! مرد کی خیانت کا ذمہ دار خلقت نہیں بلکہ اجتماعی ماحول ہے۔ خیانت کے اسباب وعوامل کو ایک ایسا ماحول وجود دیتا ہے کہ جو ایک طرف تو عورت کو اس بات پر حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ ایک اجنبی مرد کو بہکانے کے لئے اپنے تمام ترحربے اور انحرافی جال استعمال کرے اور اسے صحیح راستہ سے ہٹانے کے لئے ایک ہزار ایک طرح کی چالیں چلائے اور دوسری طرف سے یہ بہانہ بنا کر کہ قانونی شادی کی واحد راہ صرف ایک بیوی رکھنا ہے، لاکھوں ایسی عورتوں کہ جو شادی کے لائق اور اس کے نیازمند ہیں، کو شادی بیاہ سے محروم کردیتا ہے اور انہیں مرد کو بہکانے کے واسطے سماج میں دھکیل دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۵: کیا آپ کی نظر میں اسلامی مشرق میں متعدد بیویوں کا رواج ایک ہمسری کے نظام کی بقاء کا موجب ہے؟

جواب: یہ سن کر آپ کو حیرت ہوگی کہ اسلامی مشرق میں یک ہمسری کے نظام کی بقاء اور نجات کا سب سے اہم سبب یہی متعدد بیویوں کی رسم ہی ہے جی ہاں! (میں زور دے کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ) یک ہمسری کی نجات کا سب سے بڑا باعث متعدد بیویوں کی رسم ہے اور وہ اس طرح کہ جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں جب شادی کے لائق عورتیں تعداد میں مردوں سے زیادہ ہو جائیں اور یہ عورتیں شادی کی نیازمند ہوں تو

ایسی حالت میں اگر ان عورتوں کو جائز طریقہ سے اور قانونی طور پر کسی کے ساتھ شادی بیاہ میں نہ دیا جائے اور ایسے آسودہ حال مردوں کہ جو اخلاقی، مالی اور جسمانی طور پر اچھی حالت میں ہوں، کو ان عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت نہ دی جائے تو نتیجہ میں مردوں کا ان غیر شادی شدہ عورتوں کے ساتھ عشق بازی اور ناجائز تعلقات، حقیقی یک ہمسری کی جڑوں کو سکھا کر رکھ دے گی۔

سوال نمبر ۱۰۶: آپ اس بیسویں صدی عیسوی میں چند ہمسری (متعدد بیویوں کے نظام) کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

جواب: بیسویں صدی عیسوی کا مرد گھریلو حقوق سے متعلق بہت سارے مسائل میں غلط بیانی سے کام لینے اور برابری اور آزادی جیسے خوبصورت نعروں سے عورت کو بہکانے میں کامیاب ہوا ہے اور وہ اس کام کے ذریعہ عورت کے تئیں اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کرنے اور عورت سے اپنی بے شمار دلی آرزو اور تمنائیں حاصل کرنے میں کامیاب نظر آتا ہے لیکن چند ہمسری جیسے بہت کم ایسے مسائل ہیں کہ جن میں اسے یہ کامیابی ملی ہے۔ یقینا میں جب بعض ایرانی مصنفوں کے قلمی آثار میں کبھی اس طرح کے مسائل کے بارے میں کچھ مطالب دیکھتا ہوں تو میں شک و تذبذب کا شکار ہو جاتا ہوں۔ نہیں معلوم یہ میری سادی دلی ہے یا کہ فریب؟ ''آج کل کے زمانے میں ترقی یافتہ مما لک میں میاں بیوی کے تعلقات باہمی حقوق اور وظائف پر منحصر ہیں لہٰذا عورت کی طرف سے چند ہمسری چاہے وقتی (متعہ) ہو یا دائمی، کے نظام کا تصور اسی قدر دشوار ہے کہ جس قدر ایک مرد کے لئے اپنی بیوی کے تئیں ایک ہی وقت میں دوسرے شوہر کا تصور دشوار اور ناقابل برداشت ہے۔''

سوال نمبر ۱۰۷: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کی سعادت اور خوش بختی کن عوامل کے مرہون منت ہے؟

جواب: شادی بیاہ کی سعادت اور خوش بختی لطف و خلوص، عفو و بخشش، ایثار و

فدا کاری اور اتحاد و اتفاق میں ہے اور یہ سب چیزیں چند ہمسری میں خطرہ میں پڑ جاتی ہیں۔عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت اور دو ماؤں والے بچوں کے علاوہ خود مرد کے لئے بھی چند ہمسری اور ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کے نتیجہ میں اتنی زیادہ ذمہ داریاں اور حقوق عائد ہوتے ہیں کہ ان کو اپنے سر لینے کا مطلب ہی آرام و آسائش کو خیر باد کہنا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۸: مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ شادی بیاہ کے تعلقات میں کون سی چیز زیادہ مؤثر کردار ادا کراتی ہے؟

جواب: میاں بیوی کے تعلقات میں جو چیز عمدہ اور بنیادی ہے وہ روحانی اور معنوی امور ہیں، عشق و محبت اور جذبات ہیں۔ ازدواجی زندگی اور دونوں طرف کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دینے والا مرکزی نقطہ ''دل'' ہے عشق و محبت اور جذبات دوسرے نفسیاتی امور کی طرح تجزیہ و تقسیم کے قابل نہیں ہیں، اسے مختلف افراد کے درمیان نہیں بانٹا جا سکتا ہے۔کیا یہ ممکن ہے کہ دل کے دو آدھے آدھے حصے کر دیئے جائیں یا دو مختلف جگہوں پر اپنے پاؤں کو گروی رکھا جائے؟ کیا ایک اکیلے دل کو دو لوگوں کے حوالے کیا جا سکتا ہے؟

عشق اور عبادت توحید پرست ہے جو شریک اور رقیب قبول نہیں کرتے۔ یہ گیہوں اور چاول نہیں کہ جسے تولا جائے اور ہر ایک کو اس کا حصہ دیا جا سکے۔ اس کے علاوہ جذبات قابو میں رکھی جانے والی چیز نہیں ہے۔ یہ انسان ہے جو دل کے اختیار میں ہوتا ہے نہ کہ دل انسان کے اختیار میں ہے۔ پس جو چیز ازدواجی زندگی کی روح اور اصل ہے اور جو ازدواجی زندگی کا انسانی پہلو ہے اور دو انسانوں کے باہمی تعلقات کو دو حیوانوں کے باہمی تعلقات سے ممتاز بناتا ہے، وہ نہ تقسیم کے قابل ہے اور نہ ہی قابو میں کی جانے والی چیز ہے لہٰذا چند ہمسری صحیح نہیں ہے اور قابل مذمت ہے۔

سوال ۱۰۹:۔ سوت یا سوکن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:۔ سوتن بڑی نامناسب کہاوت ہے۔عورت کے لئے سوتن سے بڑی

اور کوئی دشمن ہی نہیں ہے۔ چند ہمسری، عورتوں کو ایک دوسرے کے خلاف اور کبھی کبھی اپنے شوہر کے خلاف قیام اور جنگ و جدال پر اکساتی ہے اور ازدواجی زندگی اور گھریلو ماحول کہ جو خلوص ولطف ومہر ومحبت سے بھرا ہوا ماحول ہونا چاہئے، کو میدان کارزار، کینہ وحسد اور جنگ وانتقام کا مرکز بنا دیتی ہیں۔ ماؤں کے درمیان پائی جانے والی یہ رقابت اور عداوت ان کے فرزندوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور گھر کا ماحول دو یا چند حصوں میں بٹ جاتا ہے اور یہی ماحول کہ جو بچوں کے لئے سب سے پہلا نفسیاتی اسکول اور تربیت گاہ ہوتا ہے اور ان کے لئے نیکی اور مہربانی کی درسگاہ ہوتا ہے، نفاق اور بزدلی کے مدرسہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

سوال ۱۱۰:۔ آپ کی نظر میں سب سے بہترین انسانی فضیلت کیا ہے اور کس طرح اسے بروئے کار لایا جاسکتا ہے؟

جواب:۔ سب سے بہترین انسانی فضیلت، عدالت ہے۔ شرط عدالت یعنی سب سے بڑی اخلاقی توانائی کا مالک ہونا۔ اس بات کے پیش نظر کہ عام طور پر مرد کے جذبات اپنی تمام بیویوں کے ساتھ ایک جیسے نہیں رہتے لہٰذا ان کے درمیان عدالت کی رعایت اور امتیازی سلوک سے پرہیز کرنا سب سے مشکل وظائف میں شمار ہوتا ہے۔ یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ مدینہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری دس سال میں کہ جب اسلامی جنگوں کا دور دورہ تھا اور مسلمان شہداء کی عورتیں بے سرپرست ہوتی گئیں، تو آپ نے متعدد عورتوں سے شادی کی کہ جو اکثر بیوہ تھیں اور اپنے پہلے والے شوہر سے اولاد رکھتی تھیں۔ عائشہ وہ ایک اکیلی باکرہ اور کنواری عورت ہے کہ جس کے ساتھ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کرلی۔ یہی وجہ ہے کہ عائشہ ہمیشہ اس بات پر فخر کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میں وہ اکیلی عورت ہوں کہ جسے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی بھی دوسرے شوہر نے نہیں چھوا۔

معروضی سوال و جواب

1۔فطری اور طبیعی حقوق کی پیدائش کا اصلی منشا کیا ہے؟

الف ۔فطرت

ب ۔خالق کائنات

ج ۔ضمیر

د ۔کوئی صحیح نہیں

2۔گھریلو حقوق کی بنیاد کو کہاں پر تلاش کرنا چاہئے؟

الف ۔فطرت

ب ۔طبیعت

ج ۔ضمیر

د ۔سب صحیح ہیں

3۔اجتماعی زندگی میں انسان اور حیوان کے درمیان پایا جانے والا فرق کس چیز کی وجہ سے ہے؟

الف ۔زندگی کے طور طریقہ کی وجہ سے

ب ۔گھریلو زندگی کی وجہ سے

ج ۔باہمی تعلقات کی وجہ سے

د ۔سب صحیح ہیں

4۔ سوشیلسٹ لوگ مرد اور عورت کے تعلقات کے کتنے دور کے قائل ہیں؟ (period)

الف۔ ایک دور

ب۔ دو دور

ج۔ تین دور

د۔ چار دور

5۔ نظریہ افلاطون کے مطابق مرد اور عورتوں کے درمیان کون سی مشترکہ صفت پائی جاتی ہے؟

الف۔ مشترکہ صلاحیتیں

ب۔ مشترکہ ضمیر اور وجدان

ج۔ مشترکہ روابط

د۔ مشترکہ ضرورتیں

6۔ عشق سے متعلق عارف حضرات کیا کہتے ہیں؟

الف۔ قانون عشق تمام موجودات پر حاکم ہے۔

ب۔ عشق کشش رکھتا ہے۔

ج۔ عشق انسانوں سے مخصوص ہے۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

7۔ ''مہر'' زندگی کی کس صفت کے ساتھ مربوط ہے؟

الف۔ حیا

ب۔ پاکدامنی

ج۔ مہربانی

د۔ الف اور ب صحیح ہیں۔

8۔دور جاہلیت کے لوگ مہر کے بارے میں کیا کہتے تھے؟

الف۔اسے اپنا حق سمجھتے تھے۔

ب۔شیر بہا (دودھ پلائی) کے طور پر اسے اپنا حق سمجھتے تھے۔

ج۔اسے اجرت کے طور پر اپنا حق مانتے تھے۔

د۔سب صحیح ہیں۔

9۔اسلام میں نان ونفقہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

الف۔ایک قسم

ب۔دوقسمیں

ج۔تین قسمیں

د۔چار قسمیں

10۔مرد اور عورت کے سلسلہ میں اسلام نے کس طرح کے قوانین بنائے ہیں؟

الف۔مرد اور عورت کی خوش بختی کے مطابق بنائے ہیں۔

ب۔زیادہ تر مرد کے مفاد میں بنائے ہیں۔

ج۔زیادہ تر عورت کے مفاد میں بنائے ہیں۔

د۔مساوی صورت میں بنائے ہیں۔

11۔مرد لوگ کیوں اپنی محنت مزدوری کی کمائی کو اپنی بیویوں کے حوالے کرنا پسند کرتے ہیں؟

الف۔کیونکہ وہ ان کو چاہتے ہیں۔

ب۔کیونکہ وہ اپنی نفسیاتی ضرورتوں کو ان ہی میں پاتے ہیں۔

ج۔کیونکہ وہ مہربان ہوتی ہے۔

د۔کیونکہ وہ اچھا حساب وکتاب رکھتی ہے۔

12۔اسلام میں عورت کو کتنی میراث ملتی ہے؟

الف۔مرد کا آدھا حصہ

ب۔مرد کا ایک چوتھائی حصہ

ج۔مرد کا ایک تہائی حصہ

د۔کوئی صحیح نہیں ہے۔

13۔معمولاً کن شہروں میں طلاق کا اعداد وشمار زیادہ ہے؟

الف۔ایسے شہروں میں کہ جہاں مغربی رسم ورواج زیادہ رائج ہیں۔

ب۔ایسے شہروں میں کہ جہاں آبادی زیادہ ہے۔

ج۔ایسے شہروں میں کہ جہاں آبادی کم ہے۔

د۔ایسے شہروں میں کہ جہاں مردوں کی تعداد عورتوں سے زیادہ ہے۔

14۔مرد کو طلاق کا حق دینے والے افراد کتنی طرح کی

شکایت کرتے ہیں؟

الف۔بزدلانہ طلاقوں کی۔

ب۔(ضرورت پر) طلاق نہ دینے کی۔

ج۔نان ونفقہ نہ دینے کی۔

د۔الف اور ب صحیح ہیں۔

15۔کیتھولک گرجا شادی اور طلاق کے بارے میں کون سا مفروضہ پیش کرتے ہیں؟

الف۔شادی ایک مقدّس عہد و پیمان ہے۔

ب۔شادی دلوں کو آپس میں ملاتی ہے۔

ج۔شادی روحوں کو آپس میں ملاتی ہے۔

د۔سب صحیح ہیں۔

16۔اسلام کی نظر میں ایک عورت کی توہین اور حقارت کی حد کیا ہے؟

الف۔ اگر اسے کہا جائے کہ میں تمہیں بالکل نہیں چاہتا۔

ب۔ اگر اسے کہا جائے کہ مجھے تم سے نفرت ہے۔

ج۔ اگر اسے نان ونفقہ نہ دیا جائے۔

د۔ الف اور ب صحیح ہیں۔

17۔ اسلام نے کن مردوں کو دشمن خدا گردانا ہے؟

الف۔ جو لوگ بہت زیادہ شادیاں کرتے اور طلاقیں دیتے ہیں۔

ب۔ جو لوگ زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔

ج۔ جو لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے ہیں۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

18۔ ایک گھر کی بنیادیں کس طرح منہدم ہو جاتی ہیں؟

الف۔ جب مرد کا شعلۂ محبت خاموش ہو جائے۔

ب۔ جب مرد، عورت کے تئیں بے رغبت ہو جائے۔

ج۔ جب عورت کا شعلۂ محبت خاموش ہو جائے۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

19۔ ایک گھر کی حیات کس چیز پر منحصر ہے؟

الف۔ دونوں طرف کی محبت پر۔

ب۔ دونوں طرف کی سچائی پر۔

ج۔ حقوق کی برابری پر۔

د۔ سب صحیح ہیں۔

20۔ گھریلو تعلقات کو صحیح سمت دینے کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

الف۔ تمام قدرتی قوانین کی۔

ب۔ قوانین کی برابری کی۔

ج۔عدالت کی رعایت کی۔

د۔تربیت اولاد کی۔

21۔طلاق کے بارے میں استاد مطہری کیا کہتے ہیں؟

الف۔ یہ ایک طرح کا امتحان ہے۔

ب۔ یہ ایک طرح کی آزادی ہے۔

ج۔ یہ ایک طرح کا نازیبا سلوک ہے۔

د۔ یہ چیز عدالت کو پاؤں تلے روندنے کے برابر ہے۔

22۔اسلام گھریلو بنیادوں کو کس چیز کے تناظر میں دیکھتا ہے؟

الف۔قرآن کے تناظر میں۔

ب۔سنّت کے تناظر میں۔

ج۔وحی کے تناظر میں۔

د۔سب صحیح ہیں۔

23۔اسلام نے طلاق کا حق مردوں ہی کو کیوں دیا ہے؟

الف۔ کیونکہ عورتیں عزم وارادہ کی مالک نہیں ہیں۔

ب۔ کیونکہ مرد لوگ،عورتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

ج۔ کیونکہ عورتیں،مردوں کی ملکیت ہوتی ہیں۔

د۔سب صحیح ہیں۔

24۔اگر عقد فسخ ہوجائے تو کیا اس کے تمام لوازمات بھی ختم ہوجاتے ہیں؟

الف۔ جی ہاں۔

ب۔ جی نہیں۔

ج۔کچھ ان میں سے ختم ہوجاتے ہیں۔

د۔عورت کا حق ادا کردیا جائے۔

25۔قدرتی طلاق کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ہے؟

الف۔قدرتی گلستان سے۔

ب۔قدرتی ولادت سے۔

ج۔ڈوبنے سے نجات حاصل کرنے سے۔

د۔کوئی صحیح نہیں۔

26۔" اور جو مہر تم لوگوں نے اپنی بیویوں کو دیدیا ہے، زور زبردستی کر کے اور تنگ دستی میں قرار دے کر، تم کس طرح ان سے وہ واپس لوگے" یہ جملہ کس آیت میں آیا ہے؟

الف۔سورہ نساء/ ۲۰۔

ب۔سورہ نساء/ ۲۱۔

ج۔سورہ نساء/ ۲۲۔

د۔سورہ بقرہ/ ۲۰۔

27۔جنسی کمیونیسم کس چیز کی نفی کے برابر ہے؟

الف۔گھریلو زندگی کی نفی کے برابر۔

ب۔شادی کی نفی کے برابر۔

ج۔عدالت کی نفی کے برابر۔

د۔سب صحیح ہیں۔

28۔چند شوہری کی شکست کی اصل وجہ کیا ہے؟

الف۔ یہ مرد کی طبیعت کے مخالف ہے۔

ب۔ یہ عورت کی طبیعت کے مخالف ہے۔

ج۔ یہ صرف عورت کی طبیعت سے میل کھاتی ہے۔

د۔ یہ نہ مرد کی طبیعت کے مطابق ہے اور نہ ہی عورت کی طبیعت کے مطابق۔

29۔عورتیں کیوں چند شوہری کے نظام سے نفرت کرتی ہیں؟ الف ۔ کیونکہ وہ ان سب کی محبت کو جلب نہیں کرسکتی ہیں۔

ب ۔ کیونکہ وہ ان میں سے کسی ایک کی بھی حمایت سے بہرہ مند نہیں ہوسکتیں۔

ج ۔مردوں کو یہ چیز پسند نہیں ہے۔

د ۔الف اور ب صحیح ہیں ۔

30۔مرد کے اندر کون سی چیزیں خیانت کا سبب بنتی ہیں؟

الف ۔طبیعت۔

ب ۔خلقت۔

ج ۔سماجی ماحولیات۔

د ۔سب صحیح ہیں۔